بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

جلد نمبر 2 امان 1402 ہش — مارچ 2023ء — شعبان۔رمضان 1444 ہجری شمارہ نمبر 3

اس شمارے میں

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے 2
دعائیں 3
ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام 4
جوشِ صداقت 5
اشاریہ خطباتِ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 6
ماہِ رمضان المبارک اور نشانِ کسوف وخسوف 8
حضرت میاں جان محمدؓ امرتسری 11
احمدی خواتین کی ادبی خدمات 14
ماہِ رمضان 22
تظمین بر قصیدہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ 23
بین الاقوامی خبریں 24
میری زندگی کے ایمان افروز واقعات 26
جماعت احمدیہ امریکہ کی خبریں 32
سانحہ ہائے ارتحال 35
کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟ 36
جماعت ہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء 37

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۝

اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۝ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ۝ (سورۃ العلق:1-6)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ، اور تیرا ربّ سب سے زیادہ معزز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

اِقۡرَاۡ وہ پہلا لفظ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہؤا اور جس میں اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کا اعلان کر دیا گیا۔ اِقۡرَاۡ کے اصل معنے گو کسی لکھی ہوئی چیز کے پڑھنے کے ہیں مگر اس کے ایک معنی اعلان کرنے کے بھی ہیں اور یہ دونوں معنے ایسے ہیں جو اس مقام پر نہایت عمدگی کے ساتھ چسپاں ہوتے ہیں۔ اگر اِقۡرَاۡ کے معنے اعلان کرنے کے لیے جائیں تو اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ کے یہ معنے ہوں گے کہ تو اس کتاب کا اعلان اپنے اُس رب کے نام کے ساتھ کر جس نے تجھے پیدا کیا۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں پہلے دن ہی یہ خبر دے دی گئی ہے کہ یہ کلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے نہیں بلکہ دنیا کی ساری قوموں اور قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے ہے۔

دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دن جو الہام ہؤا وہ صرف اس قدر تھا کہ ”میں تجھے فرعون پاس بھیجتا ہوں میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں مصر سے نکال۔ (خروج باب 3 آیت 10)

حالانکہ انبیاء کا اصل کام یہ ہوتا ہے کہ قلوب کی صفائی کریں۔ شیطان کی غلامی سے لوگوں کو چھڑائیں اور تقویٰ اور پاکیزگی کی راہیں اُن پر روشن کریں مگر وہاں ایسا کوئی پیغام نہیں دیا گیا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو پیغام ملا اُس میں بھی اس بنیادی چیز کا کوئی ذکر نہیں صرف اتنا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کبوتری اُتری اور آسمان سے یہ آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلا فقرہ یہی نازل ہوتا ہے کہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو دنیا کے سامنے اعلان کر اور اُسے بتا کہ اُسے اُس کا خالق ربّ اپنی طرف بلاتا ہے اس طرح پہلے لفظ کے ذریعہ ہی اس حقیقت کو روشن کر دیا گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے۔ اسود اور احمر اس پیغام کے مخاطب ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں تک اس پیغام کو پہنچائیں اور وہ لوگ جو آستانہ الٰہی سے بھٹک چکے ہیں اُن کو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لائیں۔“

(تفسیر کبیر، جلد نہم، صفحہ 249-250)

☆

دعائیں

صبح وشام کی دعائیں حضرت ابو بکرؓ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ یہ دُعائیں پڑھتے اور کہا کرتے تھے کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ دُعائیں پڑھتے ہوئے سُنا۔ اس لیے مجھے پسند ہے کہ یہ دُعائیں پڑھ کر آپؐ کی سنّت قائم کروں۔

(ابو داؤد کتاب الادب)

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میرے بدن اور میری سماعت کی حفاظت فرما۔ مولیٰ! میری آنکھ کی بھی خود حفاظت فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلَہَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! مَیں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

سیّد الاستغفار حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح شام یہ دُعا پڑھے اور پھر اُس دن یا رات فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ۔

(بخاری کتاب الدّعوات)

اے اللہ! تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، اور مَیں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، مَیں اپنے عمل کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، مَیں تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

نیک ظاہر و باطن کی دُعا حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دُعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ، وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤتِیْ النَّاسَ مِنَ الْاَھلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیرَ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرا ظاہر نیک اور اچھا بنا دے۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے دنیا میں تیری عطاؤں میں سے ایسے نیک اہل و عیال اور پاک مال اور صالح اولاد مانگتا ہوں جو نہ خود برگشتہ ہونے والے ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے۔

(مُناجاتِ رسولؐ یعنی رسول اللہ ﷺ کی پُر سوز اور اثر انگیز دُعائیں، صفحات 133,96,95)

☆

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ماننے کا نتیجہ

”عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچار کھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اَور بھی مدد دے رہے ہیں۔عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہوگئے۔لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں، اُٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوچکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپؐ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔اب خیال کرو کہ عیسیٰ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے۔ذرا چار دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لیں۔مَیں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔تھوڑی سی بات ہے۔یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہوگئے اور آسمان پر نہیں گئے۔تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔

دیکھو۔خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔مسلمان اس معاملہ میں کیوں اَڑتے ہیں۔کیا عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دینِ اسلام کو نقصان پہنچائے۔خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِ صلیب نہیں کرسکتے۔

اس زمانہ کا جہاد

اگر تم نے جنگوں سے فتح پانی ہوتی اور تمہارے لیے لڑائیاں کرنا مقدر تھا تو خدا تعالیٰ تم کو ہتھیار دیتا۔توپ و تفنگ کے کام میں تم کو سب سے بڑھ کر چالاکی اور ہوشیاری دی جاتی۔مگر خدا تعالیٰ کا فعل ظاہر کر رہا ہے کہ تم کو یہ طاقتیں نہیں دی گئیں بلکہ سلطانِ روم کو بھی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جرمن یا انگلستان وغیرہ ممالک سے بنواتا ہے اور آلاتِ حرب عیسائیوں سے خرید کرتا ہے۔چونکہ اس زمانہ کے واسطے یہ مقدّر نہ تھا کہ مسلمان جنگ کریں اس واسطے خدا تعالیٰ نے ایک اور راہ اختیار کی۔

ہاں صلاح الدین وغیرہ بادشاہوں کے وقت ان باتوں کی ضرورت تھی۔تب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی اور کفّار پر اُن کو فتح دی۔مگر اب تو مذہب کے واسطے کوئی شخص جنگ نہیں کرتا۔اب تو لاکھ لاکھ پرچہ اسلام کے برخلاف نکلتا ہے۔جیسا ہتھیار مخالف کا ہے ویسا ہی ہتھیار ہم کو بھی تیار کرنا چاہیے۔یہی حکمِ خداوندی ہے۔اب اگر کوئی خونی مہدی آجائے اور لوگوں کے سر کاٹنے لگے تو یہ بے فائدہ ہوگا...مارنے سے کسی کی تشفّی نہیں ہوسکتی۔سر کاٹنے سے دلوں کے شبہات دور نہیں ہوسکتے۔خدا تعالیٰ کا مذہب جبر کا مذہب نہیں ہے۔اسلام نے پہلے بھی کبھی پیش دستی نہیں کی۔جب بہت ظلم صحابہؓ پر ہوا تو دشمنوں کو دفع کرنے کے واسطے جہاد کیا گیا تھا۔خدا تعالیٰ کی حکمت کے مطابق کسی کی دانائی نہیں۔ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اس معاملہ میں دعا کرے اور دیکھے کہ اس وقت اسلام کی تائید کی ضرورت ہے یا نہیں۔جسم پر غالب آنا کوئی شئے نہیں۔اصل بات یہ ہے کہ دلوں کو فتح کیا جائے۔“

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحات 495-497۔ایڈیشن 1988ء)

جوشِ صداقت

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال	دِل میں آتا ہے مِرے سَو سَو اُبال
آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے	کیوں دِلوں پر اِس قدر یہ گرد ہے
دِل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار	کِس بیاباں میں نکالوں یہ بخار
ہوگئے ہم درد سے زیر و زبر	مَر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر
آسماں پر غافِلو اِک جوش ہے	کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے
ہوگیا دیں کُفر کے حملوں سے چُور	چُپ رہے کب تک خداوندِ غیور
اِس صدی کا بیسواں اب سال ہے	شرک و بِدعت سے جہاں پامال ہے
بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے	اِفترا کی کب تلک بنیاد ہے
وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس	اِک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس
لعنتی ہوتا ہے مَردِ مُفتری	لعنتی کو کب ملے یہ سروری

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن جلد19، صفحہ142)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں

مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کی آنکھ ہو وہ دیکھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رؤیت کی گواہی دی۔ دونوں باتیں ہوتی ہیں قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا قول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو دیگر گزشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو؟

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 492-493۔ ایڈیشن 1988ء)

27/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے	اخلاص ووفا کے پیکر بعض بدری صحابہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ۔ ☆... حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذرؓ، حضرت ابو ضیاح بن ثابت بن نعمانؓ، حضرت ابو مرثد کنازؓ، حضرت سلیط بن قیس بن عمروؓ، حضرت مجذر بن زیادؓ، حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلانؓ، حضرت اُسید بن مالک ربیعہؓ، حضرت عبد اللہ بن عبد الاسدؓ، حضرت خلاد بن رافعؓ، حضرت عباد بن بشرؓ اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ایمان افروز ذکر۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ☆... ایک بدوی کو نماز سکھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی۔ /https://www.alfazl.com/2023/01/28/63041
03/ فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان۔ ☆... اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کو قرآن کریم کی اشاعت اور حفاظت کے لیے بھیجا ہے۔ ☆... اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے سے ہی قرآن کریم کے معارف کا پتا ملتا ہے۔ ☆... میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل ہے اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں (حضرت مسیح موعودؑ)۔ ☆... دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے، ہم پر کُفر کے فتوے لگانے والوں کو دکھانے کی ضرورت ہے کہ احمدی صرف پرانے قصّے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ آج بھی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اترنے پر یقین رکھتے ہیں۔ ☆... ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ کوئی دوسری کتاب اس کے مقابل نہیں ہے (حضرت مسیح موعودؑ)۔ https://www.alfazl.com/2023/02/03/63561/
10/ فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان۔ ☆... قرآن کریم عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ ہر ایک تعلیم میں حقیقی نیکی سکھائی گئی ہے۔ سچے اور غیر متغیر خدا کو دیکھنے کا چراغ قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ☆... جو شخص سچے طور پر خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہو جائے تو اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ ☆... اگر مسلمان زمانے کے امام کو مان لیں اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں تو غیر مسلموں کو کبھی بھی قرآن کریم کی توہین کی جرأت نہ ہو۔

	☆... اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسی مثالیں ہیں کہ غیر مذہب بلکہ لامذہب اور خدا کو نہ ماننے والوں کو بھی خدا کے وجود کا یقین دلایا گیا۔ ☆... قرآن کریم معارف اور حقائق کا ایک دریا اور پیشگوئیوں کا ایک سمندر ہے۔ ممکن نہیں کہ کوئی شخص بجز قرآن کریم کے خدا تعالیٰ پر یقین لا سکے۔ https://www.alfazl.com/2023/02/10/64093/
17؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض علمی کارناموں پر غیر از جماعت اہل علم کے تاثرات کا بیان۔ ☆... تفسیرِ صغیر کی اشاعت سے اس روح آفرین سعی میں اضافہ ہؤا ہے... قرآن مجید کو اس خوب صورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے (ہفت روزہ قندیل)۔ ☆... اگر ہم اس کام کو اسلام کے ذوقِ علم تحقیق کی عظیم یادگار کہہ کر پیش کریں تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا (اے آربری بابت انگریزی تفسیر قرآن) ☆... اگر یہ آواز یورپ اور امریکہ کے انگریزی خوان طبقہ میں پھیلائی جائے بلکہ خود اہلِ ہندوستان اور اہلِ مشرق کے درمیان پھیلائی جائے تو یقیناً اثر دکھلائے گی (مصر کے سکالر عباس محمود بابت 'نظام نو')۔ ☆... آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم و عرفان عطا فرمایا تھا اس کا بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپؓ کا دیا ہوا لٹریچر ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپؓ کے خطبات، خطابات وغیرہ جو شائع شدہ ہیں ہمیں انہیں پڑھنا چاہیے۔ https://www.alfazl.com/2023/02/17/64402/
24؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ، حضرت حرام بن ملحانؓ، حضرت سعد بن خولہؓ، حضرت ابوالہیثم بن التیہانؓ، حضرت عاصم بن ثابتؓ، حضرت سہل بن حُنیفؓ اور حضرت جبار بن صخرؓ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆... صحابہ خدا کی راہ میں مارے جانے کو اپنے لیے عین راحت اور خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ☆... مخالفانہ حالات کے پیش نظر پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر میں بسنے والے احمدیوں کے لیے دعا اور صدقات کی تازہ تحریک۔ ☆... مکرم محمد رشید صاحب شہید ضلع گجرات، مکرمہ امانی بسام مجلاوی صاحبہ، عزیزم صلاح عبد المعین قطیش آف اسکندرون، ترکی اور مکرم مقصود احمد منیب صاحب (مربی سلسلہ، کوئٹہ، پاکستان) کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/02/25/64829/

نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریق کیا ہے؟

ہاتھ باندھنے کا اصل اور صحیح طریق یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے بائیں ہاتھ کے پنجے کے قریب سے کلائی پکڑے اور دائیں ہاتھ کی باقی تین اُنگلیاں لمبے رُخ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ 77)

ماہِ رمضان المبارک اور نشانِ کسوف و خسوف

ڈاکٹر منصور احمد قریشی، امریکہ

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں اَلوَقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد ازپئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(درّثمین)

ماہِ رمضان المبارک اپنے اندر برکات سمیٹے ہوتا ہے۔ عبادات، صدقات اور روحانی ترقی اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ فرشتوں کا نزول اور اللہ کا بندوں کے قریب آنا اس مہینے کی خاصیت ہے۔ ایسا ہی ایک ماہِ رمضان ان ساری خوبیوں کے ساتھ اسلام کی زندگی کی گواہی کی نوید بھی سنا گیا اور تاریخ میں اپنا نام ہمیشہ کے لیے رقم کر گیا۔ 1894ء کے ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگے اور قادیان میں موجود امام مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی۔

امام مہدیؑ کی آمد کا انتظار امت مسلمہ میں بڑی بے چینی سے کیا جا رہا تھا۔ اس کے آنے کی پیش خبری اور آمد کے بعد اس کے پہچاننے کی نشانی خود آنحضرت ﷺ واضح فرما چکے تھے۔ گویا کہ مسلمانوں کے سوال "یا رسول اللہ ہم آنے والے کو کیسے پہچانیں گے اس کا کیا نشان ہوگا؟" کا جواب آپ ﷺ ہمیں پہلے ہی دے چکے ہیں۔ دار قطنی کی ایک حدیث ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَصْطَخْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ۔

(سنن الدّار قطنی، کتاب العیدین، باب صفۃ صلوٰۃ الخسوف والکسوف وھیئتہما، جز دوم، مطبوعہ دار المحاسن قاہرہ)

ترجمہ: ہمارے مہدی کے لیے دو نشان مقرر ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینے میں چاند (اپنے گرہن کی مقررہ راتوں میں سے) پہلی رات کو گہنایا جائے گا۔ اور سورج کو (اس کے گرہن کے مقررہ دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن ہوگا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ نشان کبھی کسی (مامور) کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔

اس حدیث میں چاند اور سورج گرہن کے رمضان المبارک میں اکٹھے ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ قرآنِ کریم میں سورۃ القیامۃ میں بھی ان کے اکٹھے ہونے کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ خَسَفَ الْقَمَرُ۔ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ

(سورۃ القیامۃ: 10,9)

اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

لاکھوں درود اس نبی پاکؐ پر جس نے ہمارے لیے کیسی وضاحت کے ساتھ نشانیاں بیان فرما دیں۔ اگر ہم غور کریں تو چند الفاظ میں آپ نے ہمارے لیے کتنی نشانیاں بیان فرما دیں:

- چاند اور سورج گرہن ایک ماہ میں ہوگا۔
- وہ ماہِ رمضان کا ہوگا۔
- چاند گرہن پہلی رات اور سورج گرہن درمیانے دن میں۔
- مدعی مہدویت موجود ہوگا۔
- مدعی گرہن کو اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرے گا۔

اس پیشگوئی کی عظمت اور انفرادیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی ہم سے کہے کہ کل کا موسم بتا دیں تو ہم کئی طریقوں سے اگلے کئی روز کا موسم بتا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی ہم سے ایک سو سال بعد کا موسم پوچھے تو بتانا مشکل ہوگا۔ کجا کہ ہزار سال بعد کی باتیں۔ آنحضرتؐ نے ایسی نشانیاں بتائیں جو ارض و سماوات سے تعلق رکھتی تھیں اور انسان کے بس میں نہیں تھیں۔ اسی طرح آپؐ نے تیرہ سو سال کے

بعد کے حالات بتادیئے۔ گویا کہ ہم سن 3333ء کا موسم بتادیں۔ ہمارے آقاؐ رسول خدانے 1311ء سال کے بعد کی باتیں بتائیں 2022ء میں 1311ء سال جمع کریں تو سن 3333 ء بن جاتا ہے۔ سن 1894ء کا ماہِ رمضان ہجری سال کے مطابق 1311ء بنتا ہے۔

آیئے اب سورج اور چاند سے بھی کچھ باتیں معلوم کرتے ہیں۔ گرہن اس وقت لگتا ہے جب ایک سیارہ دوسرے کے سائے میں آجاتا ہے اور پورے طور پر نظر نہیں آتا۔ ہمیں معلوم ہے کہ چاند زمین کے گرد گھومتا ہے اور دونوں سورج کے گرد طواف کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زمین سورج اور چاند کے بیچ میں آجاتی ہے اور سورج کی روشنی چاند تک نہیں پہنچ پاتی۔ اس کو چاند گرہن کہتے ہیں۔ اسی طرح کبھی چاند زمین اور سورج کے درمیان آجاتا ہے جس سے سورج کی روشنی زمین تک نہیں پہنچ پاتی۔ نتیجہ سورج گرہن ہوتا ہے۔ ہر سال قریباً ایک سے تین چاند اور دو سے پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں۔ چاند گرہن زمین پر زیادہ جگہ پر نظر آتا ہے جب کہ سورج گرہن نسبتاً بہت کم علاقہ سے نظر آتا ہے۔ گرہن کئی قسموں کے ہوتے ہیں۔ زمین کے حصہ میں مکمل سورج گرہن تین سے چار سو سال میں ایک دفعہ نظر آتا ہے۔ مکمل چاند گرہن ڈیڑھ گھنٹے تک اور مکمل سورج گرہن ساڑھ سات منٹ تک دیکھا جاسکتا ہے۔ چاند گرہن چاند کی تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخوں میں ممکن ہوتا ہے جبکہ سورج گرہن ستائیسویں، اٹھائیسویں اور انتیسویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ماموریت کا دعویٰ 1882ء میں کیا تھا اور مسیح موعود ہونے کا 1890ء میں بہت سے لوگوں نے سورج اور چاند گرہن کے نشان کے بارے میں استفسار کرنا شروع کردیا کہ یہ واضح نشانی پوری نہیں ہوئی۔ اب بندے کا تو اس میں کوئی دخل نہیں کہ سیاروں کی حرکات کو قابو میں لاسکے اور گرہن لگوا سکے۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ صرف اپنے ربّ کے حضور دعا گو رہے۔

خدا قادر و توانا ہے اور اس کی تقدیر حرکت میں آچکی تھی۔ چنانچہ 13 رمضان المبارک بمطابق 21 مارچ 1894ء چاند کو گرہن لگا اور 28 رمضان المبارک بمطابق 6 اپریل 1894ء سورج کو گرہن لگا۔ یہ دونوں گرہن قادیان سے دیکھے جاسکتے تھے۔

اگلے سال 1895ء میں 11 اور 26 مارچ کو مغربی کرہ ارض میں بالترتیب چاند اور سورج کو گرہن لگا۔ اللہ کی شان کے قادیان میں یہ 13 اور 28 رمضان المبارک بنتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب نورالحق میں کسوف و خسوف پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے (عربی سے ترجمہ):

”پس تأویلِ صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اوّل رات رمضان میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض کو تُو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے بات کی طرف بھی اشارت ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو۔

(نورالحق حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 201)

اس کا یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جو خیر المرسلین ہے“

(نورالحق حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 204)

رمضان کے مبارک مہینے میں 1895ء میں دوسری بار گرہن لگنا بھی حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اب تمام انگریزی اور اُردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اِس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانے میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ (12) سال کا گزر چکا ہے۔ اِسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اُردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ (12) برس پہلے اِس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا۔ اور وہ خبر براہین

احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 202)

الغرض قادر خدا نے اپنی قدرت کا عظیم الشان نمونہ پیش کیا اور اپنے رسول ﷺ اور اس کے عاشق صادق کی صداقت بھرپور طور پر آسمان سے پیش کر دی اور پیشگوئی اپنی تمام شرائط کے ساتھ پوری ہوئی۔ رمضان کا مہینہ، چاند کو پہلی رات کو اور سورج کو دوسرے دن میں۔ اسی طرح چاند کو شروع رات میں اور سورج کو نصف دن میں گرہن لگا۔ مدعی مہدویت موجود اور بڑے زور و شور سے اس نشان کو اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے پیش کیا۔ جیسا کہ آپؑ بڑی شان سے فرماتے ہیں:

"اِن تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشانی ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کا بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو تیار تھے۔ اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ اُن کے دعوے کے ایّام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔ قل عندی شھادہ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شھادہ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی ان کو کہہ دے کے میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ وہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحات 142-143)

بہت سی پاک روحوں نے نشان آسمانی کو دیکھ کر حق کو شناخت کر لیا مگر افسوس بہت سے بدقسمت ایسے بھی تھی اور اب بھی ہیں جو عقل کے اندھے ہیں اور گمراہی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

اس روشن نشان کے باوجود بعض لوگوں نے کچھ اعتراضات بھی کئے۔ مثلاً یہ کہ ایک ماہ میں گرہن تو پہلے بھی کئی دفعہ لگ چکا ہے۔ یہ کونسی نئی بات ہے۔ اسی طرح یہ کہ گرہن ملک شام یا ملک عرب میں کیوں نہیں لگا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں (عربی سے ترجمہ):

"اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 216)

بعض نے یہ جرأت بھی کی کہ اس حدیث کے راوی امام باقر مستند نہیں۔ اس واسطے یہ حدیث مشکوک ہے۔ اس الزام کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تردید کی اور وضاحت فرمائی:

"ماسوا اس کے جبکہ مضمون اس حدیث کا جو غیب کی خبر پر مشتمل ہے پورا ہو گیا تو بموجب آیت کریمہ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑا کہ یہ حدیث رسول اللہ کی ہے اور اس کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، جلد 17، صفحات 134-135)

اپنی تصنیف نور الحق حصہ دوم کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

"اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بے شک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت پوری ہو گئی اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو پس خدا تعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ ربّ العالمین۔"

(نور الحق حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 255)

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

حضرت میاں جان محمدؓ امرتسری

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، کولمبس اوہائیو، امریکہ

حضرت میاں جان محمد رضی اللہ عنہ

ابتدائی حالات

حضرت میاں جان محمد رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت میاں حاجی گلاب دین رضی اللہ عنہ قریباً 1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ گھر کے تمام افرادِ خانہ (مرد، عورتوں اور بچوں) نے بھی بیعت کی۔ آپ احمدی ہونے سے پہلے بھی نہایت دیندار اور عبادت گزار تھے۔ آپ کا تعلق فرقہ اہل حدیث سے تھا۔ دین سیکھنے اور سکھانے کا آپ کو خاص شغف و شوق تھا۔ آپ ہی کی کوششوں سے آپ کے دوسرے بھائیوں کے خاندانوں میں بھی احمدیت سے محبت اور عقیدت پیدا ہوئی۔ آپ نے اکثر بچوں اور دیگر افراد جماعت کو قرآن کریم پڑھایا اور دیگر عام دینی امور سے واقفیت دلائی۔ (الفضل 28 مارچ 1965ء صفحہ 5)

حضرت میاں جان محمدؓ 1880ء میں موضع بھڈیار، تحصیل اٹاری، ضلع امرتسر (پنجاب ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت میاں بوڑا صاحبؓ بھی صحابی تھے۔ آپ مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب اور مکرم باؤ لطیف احمد صاحب کے بھائی تھے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر قریباً بیس سال تھی۔ میاں جان محمدؓ اور آپ کے برادرِ اصغر میاں نور محمدؓ صاحب 26 دسمبر 1928ء کو نظامِ وصیت میں شامل ہوئے۔ ان دونوں کے وصیت نمبر بالترتیب 2984 اور 2986 ہیں۔ لاہور تاریخ احمدیت، مؤلف شیخ عبدالقادر (سابق سوداگر مل)، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن، صفحہ 278 پر لکھا ہے کہ آپ کو متعدد بار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان جانے اور حضورؑ کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہؤا۔ آپ بھڈیار سے اندازاً 1921ء میں امرتسر شہر چلے گئے تھے۔ 1944ء میں مغلپورہ گنج، لاہور میں آکر آباد ہوگئے۔ اُن کی وفات 29 ستمبر 1972ء کو باغبان پورہ لاہور میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔

میاں جان محمد صاحبؓ کے اکلوتے بیٹے دین محمد صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی عرصہ نصف صدی سے زائد لندن میں مقیم تھے۔ 24 فروری 2022ء کو 86 سال کی عُمر میں وفات پاگئے۔ انہوں نے مسجد فضل اور بیت الفتوح میں جماعت احمدیہ لندن کی بہت خدمت کی۔ اپنا ذاتی گھر واقع ٹوٹنگ جماعت احمدیہ لندن کو عطیہ کیا ہؤا تھا۔ جس میں ایک لمبا عرصہ سے بلال سینٹر کے نام سے جماعت کا مرکز قائم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان موصیاں میں ان کی تدفین ہوئی۔

عائلی زندگی، پیشہ اور عبادت کا معیار

مستری جان محمد رضی اللہ عنہ نے دو شادیاں کیں۔ ان کی پہلی بیوی مکرمہ حسن بی بی تھیں۔ مکرم دین محمد صاحب آف ٹوٹنگ لندن ان کے بطن سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے دوسری شادی میری نانی مکرمہ فاطمہ بی بی سے کی جن کے پہلے

خاوند مکرم رحیم بخش صاحب دوسری جنگِ عظیم میں مارے گئے تھے اور وہ بیوہ ہو گئی تھیں۔ فاطمہ بی بی کی اولاد میں ایک لڑکا مکرم عبدالحمید اور تین لڑکیاں تھیں۔ ان لڑکیوں میں مکرمہ فردوس بیگم بھی تھیں جو خاکسار محمود احمد ناگی کی والدہ تھیں۔ حضرت جان محمدؓ صاحب کی دونوں بیویاں کچھ عرصہ ایک ہی گھر میں اکٹھی رہیں۔ حسن بی بی صاحبہ گیارہ دسمبر 1944ء کو وفات پا گئیں۔ وہ موصیہ تھیں۔ان کا وصیت نمبر 2987 تھا۔ وہ بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں۔ یہ سارے وجود اب وفات پا چکے ہیں۔خاکسار کے والد اور والدہ بھی موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

حضرت میاں جان محمد رضی اللہ عنہ نہایت شفیق اور ہمدرد انسان تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ان کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا۔ مشکل سے گزارہ ہوتا تھا۔ ان کے بیٹے دین محمد صاحب پڑھائی کے ساتھ ساتھ اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور میں کلرک کی ملازمت کرتے تھے۔ قلیل آمد کے باوجود اپنے والد کو گھر کا خرچ بھی دیتے تھے۔مالی وسائل کی کمی کے باوجود دین محمد صاحب نے ایم اے ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی۔گھر میں بجلی تک نہیں تھی۔ لیکن آپ رات کے وقت لالٹین کی روشنی میں پڑھتے تھے۔

حضرت مستری جان محمدؓ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔گھر میں کرسیاں بنا کر بازار فروخت کرتے۔خاکسار نے انہیں کام کرتے ہوئے دیکھا ہؤا ہے۔بہت محنت سے کام کرتے تھے۔نماز کے وقت سب کام چھوڑ چھاڑ کر نماز ادا کرتے۔جوانی سے تہجد کے پابند تھے۔ ہمارے گھر واقع فلیمنگ روڈ رہنے کے لئے آتے تو تہجد کے وقت اُونچی آواز سے دعائیں مانگتے۔ان کی آہ وزاری سے گھر والے جاگ جاتے۔دعا مانگتے وقت اُن پر رقّت طاری ہو جاتی اور یوں محسوس ہوتا کہ ہنڈیا چولہے پر اُبل رہی ہے۔ وہ دعا اتنی عاجزی سے کرتے کہ آسمان کے کنگرے ہل جاتے اور خداتعالیٰ سے دعا قبول کروا کر ہی دم لیتے۔ہمارے خاندان اور دیگر احمدی احباب ان کو دعا کے لئے کہتے تھے ۔دعا کروانے والے سے نماز کے بارے میں ضرور پوچھتے۔

میاں جان محمد رضی اللہ عنہ کو جوانی میں تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ایک دفعہ انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ وہ گاؤں کے دوسرے احمدیوں کے ساتھ ملحقہ کئی گاؤں میں تبلیغ کے لئے جاتے۔عام طور پر لوگ انہیں گالیاں دیتے اور ڈنڈوں سے پٹائی کرتے جس سے سر اور جسم پر زخم ہو جاتے۔ایک دفعہ ایسا ہؤا کہ گاؤں والوں نے ان کی پٹائی نہ کی۔انہوں نے واپس آکر کہا کہ آج تو تبلیغ کا مزا نہیں آیا۔گاؤں والوں نے نہ تو گالیاں دیں اور نہ ہی ڈنڈے برسائے۔

جماعت احمدیہ بھڈیار کے چند احمدی بزرگ

حضرت میاں جان محمدؓ کے خاندان میں قریباً 1900ء میں مندرجہ ذیل بزرگوں کے ذریعہ احمدیت کا نفوذ ہؤا۔

حضرت میاں جمال دینؓ
حضرت میاں محمد دینؓ
حضرت میاں کرم دینؓ
حضرت حاجی میاں گلاب دینؓ
حضرت حاجی رحیم بخشؓ

حضرت میاں جان محمدؓ کے والد حضرت میاں گلاب دینؓ 90برس کی عمر میں 1924ء میں امرتسر میں فوت ہوئے۔ آپ موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور لاش کو کندھا بھی دیا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

جماعت احمدیہ بھڈیار ایک فعال جماعت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ہی قریباً بیس پچیس افراد جماعت میں داخل تھے۔جونہی جماعت احمدیہ بھڈیار کو نیلا گنبد لاہور کے مشہور صحابی حضرت میاں محمد موسیٰؓ (خاکسار کے دادا) سے یہ علم ہوجاتا کہ حضرت مسیح موعودؑ بذریعہ ٹرین اٹاری سے گزرنے والے ہیں تو گاؤں کے احمدی احباب آپؑ سے ملاقات اور مصافحہ کرنے کے لئے اسٹیشن پہنچ جاتے۔ حضورؑ ان کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشتے۔(تفصیل کے لئے دیکھیں، الفضل 28مارچ 1965ء صفحہ 5)

حضرت مسیح موعودؑ سے ایک ملاقات کا دلچسپ واقعہ

حضرت میاں جان محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند سال قبل قریباً چھ منٹ کی ایک ویڈیو ریکارڈ کروائی تھی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ایک ملاقات کا تفصیلی ذکر ہے۔ حضورؑ 27/ اکتوبر 1904ء کو قادیان سے سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔خاکسار نے اس ویڈیو کا پنجابی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے،جو پیشِ خدمت ہے۔ حضرت میاں جان محمدؓ بیان کرتے ہیں:

”حضورؑ نے سیالکوٹ جانا تھا۔ ہمیں اطلاع ملی کہ آپؑ 9 بجے کی گاڑی سے تشریف لا رہے ہیں۔ہم نے آپ کے لئے چاولوں کو پیس کر ایک بڑے دیگچہ میں کھیر بنائی اور اسے اسٹیشن لے گئے۔ اردگرد میں ہمارا گاؤں احمدی مشہور تھا۔ یہاں پر گاؤں کے کمہار سمیت سب احمدی تھے۔ صرف جولاہوں کے دو تین گھرانے احمدی نہ تھے۔اس وقت اسٹیشن پر ایک موٹا سا آریہ اسٹیشن ماسٹر ڈیوٹی پر تھا۔اس

کو جب معلوم ہؤا کہ مرزا صاحب قادیان والے ریل گاڑی سے آ رہے ہیں۔ تو اس نے کہا کہ وہ صرف ایک آدمی کو ڈبّے میں جانے کی اجازت دے گا۔ پھر کہنے لگا کہ دو کو اجازت ہو گی۔ اس کے بعد تین آدمیوں کا کہا۔ اس سے زائد لوگوں کو ڈبّے میں جانے کی اجازت نہ ہو گی۔

میرے تایازاد بھائی جس کا نام کرم دین تھا کہنے لگا کہ تم نے یہ کیا کہہ دیا۔ میں تمام آدمیوں کو اندر لے جاؤں گا، تم جتنا چاہو زور لگالو۔ تم نے اگر ہمیں روکا تو تمہیں نوکری سے معطل کروادوں گا۔ میں نے اگر ایسا نہ کیا تو مجھے میرے باپ کا بیٹا نہ کہنا۔ وہ (اسٹیشن ماسٹر) ڈر گیا اور کہا کہ اچھا سب کو اندر جانے کی اجازت ہو گی۔ (جب گاڑی آئی) تو ہم سب اندر گئے اور حضورؑ کو ملے۔ کھانا (ریل کے ڈبّے میں) رکھا۔ گاڑی وہاں دس منٹ کھڑی رہی۔ تمام دوستوں کی حضورؑ سے ملاقات ہوئی۔ ہمیں کہا گیا کہ دو آدمی اسی گاڑی میں جلّو اسٹیشن تک ساتھ چلیں اور برتن واپس لے جائیں۔ ہم گاڑی کے ساتھ جلّو اسٹیشن گئے۔ وہاں گاڑی کا کراس تھا۔ ان دنوں صرف ایک لائن ہؤا کرتی تھی۔ بعد میں ہمیں کہا گیا کہ برتنوں کی واپسی مغلپورہ میاں میر اسٹیشن پر ہو گی۔

ہم نے مغلپورہ پہنچ کر حضورؑ سے پھر مصافحہ کیا اور کبھی اردو اور کبھی پنجابی میں باتیں کرنے لگے۔ (اس دوران) حضورؑ ہماری باتیں سن کر تین چار دفعہ ہنسے۔ آپؑ پوچھنے لگے کہ کتنی جماعت ہے؟ ہم نے حضورؑ کو بتایا کہ ہماری جماعت میں اتنے نفوس ہیں۔ وہاں بھی گاڑی کا کراس تھا۔ بہر حال مغلپورہ اسٹیشن پر ہمارے برتن گاڑی سے اتار کر باہر رکھ دیئے گئے۔ چمچے تھالیاں اور دیگچہ۔ ہم نے پھر اندر جاکر حضورؑ سے مصافحہ کیا۔ حضورؑ بہت خوش تھے۔ آپ نے ہم سے پھر باتیں کیں۔ گاڑی کے کراس کی وجہ سے ہم سب حضورؑ سے باتیں کرتے رہے۔ آخر کار گاڑی روانہ ہو گئی اور ہم نے اپنے برتنوں کو سنبھالا۔

ہمارے ساتھ میرا ایک اور عزیز بھی ساتھ گیا تھا جس کا نام اسمٰعیل تھا۔ وہ اب فوت ہو چکا ہے وہ مجھ سے چھ ماہ بڑا تھا۔ وہ کہنے لگا 'آدھا چمچہ تم چاٹو اور آدھا میں چاٹتا ہوں۔ کسی تو چمچے کے ساتھ حضورؑ نے کھیر کھائی ہو گی۔' ہم نے (ایک ایک کرکے) تمام چمچے چاٹے۔ پھر آدھی آدھی تھالیاں چاٹیں۔ اس کے بعد ہم نے دیگچہ اور بڑا چمچہ بھی چاٹا۔ ہمارے ارد گرد بڑی خلقت جمع ہو گئی۔ لوگ ہم سے ٹھٹھا کرنے لگے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو استعمال شدہ برتن چاٹ رہے ہیں، بہت کمینے ہیں۔ ہم نے کہا کہ ہم کمینے نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنا مامور بھیجا ہے، ہم اس کے استعمال شدہ برتن چاٹ رہے ہیں۔ کسی میں تو آپؑ نے کھیر کھائی ہو گی۔

اس کے بعد ہم نے برتنوں کو باندھ لیا اور اسٹیشن ماسٹر مغلپورہ کے پاس گئے اور اسے کہا کہ ہم نے (ریلوے) ٹکٹ جلّو تک لئے ہوئے ہیں، اس لئے ہم سے باقی کرایہ لے لو۔ وہ کہنے لگا 'چلے جاؤ۔ گاڑی تو لاہور سے گزر کر گکھڑ جا پہنچی ہے اور تم اب کرایہ دے رہے ہو'۔ اس کے بعد ہم گھر کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہم نے تین بجے کی گاڑی پکڑی اور مغرب کی آذان کے وقت گھر پہنچ گئے۔ ہم بہت خوش تھے۔ احمدی احباب ہم سے بغل گیر ہوئے۔ انہوں نے پوچھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک سے کونسا ہاتھ ملایا تھا۔ میں (جان محمد صاحب) نے جواب دیا کہ دایاں ہاتھ۔ احبابِ جماعت میرے ہاتھ کو پکڑ پکڑ کر چومنے لگے۔ ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔ میں نے کہا 'خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہم گنہگاروں کو یہ انعام عطا کیا'۔" (اس واقعہ کا مختصر اَذکر تاریخ احمدیت، جلد دوئم، صفحہ 361 پر بھی ہے)

احمدی خواتین کی ادبی خدمات

طاہرہ زرتشت

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے دراصل ساری امّتِ مسلمہ کے مردوں اور خواتین کو یہ ارشاد فرمایا ہے:

قل ربِّ زدنی عِلمًا (سورۃ طٰہٰ:115)

''اے نبی ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہو کہ اے ہمارے ربّ ہمیں علم میں بیش از پیش ترقّی عطا فرما''

اسی طرح ہمارے پیارے آقا ﷺ نے تمام مسلمان خواتین و مرد حضرات کو یہ نصیحت فرمائی ہے:۔

''طلب العلم فریضةٌ علی کلِّ مسلمٍ و مسلمةٍ''۔(سنن ابنِ ماجہ)

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔

آپؐ علم سیکھنے اور سکھانے میں عورت اور مرد کی برابر حوصلہ افزائی فرماتے۔ اس نگاہ کرم سے عورتوں کی صلاحیتیں بھی اُجاگر ہوئیں۔ انہوں نے خاص طور پر فن شعر گوئی میں اپنے جوہر دکھائے۔

صحابیات رسول ﷺ میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا بہت بلند پایہ شاعرہ تھیں اور وہ اپنے دیوان کی وجہ سے مشہور و معروف ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت فاطمہ ' حضرت اسماء بنت ابی بکر ' اور حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شعر کہتی تھیں۔ ان کے علاوہ بھی بعض صحابیات کا منظوم کلام پایا جاتا ہے۔

اسلام کے دور ثانی کے امام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور عاشقِ حقیقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ''سلطان القلم'' کا خطاب عطا فرمایا اور آپ کی تحریر کو ''ذوالفقار علی'' ارشاد فرمایا تھا۔ (ملفوظات، جلد 1 ، صفحہ 232 ایڈیشن 1984ء)

اسلام کی سچائی کے دلائل ' قرآنی حقائق و معارف ' شان رسولِ اکرم ﷺ اور اپنے دعویٰ کی سچائی کے ثبوت نظم و نثر دونوں میں اکمل طور پر پیش فرمائے۔ ہر تحریر کا مقصد تبلیغ دین تھا۔ فرماتے ہیں ؎

''کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے''

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلطان القلمؑ کو معجزانہ طور پر تحریر کی طاقت عطا فرمائی تھی۔ قلم سے جہاد کے لئے آپؑ کو جو افواج عطا فرمائیں ان کو بھی اپنی جناب سے نوازا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی اس جہاد میں شانہ بہ شانہ لڑ رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت سے الٰہی نصرت و تائید کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے، سو اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے، اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا، وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیّت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 198، اشتہار 4 مارچ، مطبوعہ ریاض ہند امرت سر)

مسیح پاک علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں پیدا فرمایا۔ جہاں تعلیم کی زبان بالعموم اردو تھی اور آپؑ کو زندگی کی ساتھی پورے ہندوستان میں سے چن کر وہ عطا فرمائی جس کا خاندان پشت ہا پشت سے تقویٰ اور زبان دانی کی وجہ سے جانا جاتا تھا۔ تاکہ آپؑ کے مشن میں طبقہ نسواں کی مساعی بھی شامل ہوں۔

حضرت سیّدہ اماں جانؓ کا ادبی ذوق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اماں جانؓ سے اردو الفاظ کے صحیح تلفّظ کے بارے میں مشورہ کر لیا کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیا کرتی تھیں۔ ایک بار جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ مالیر کوٹلہ میں تھیں تو ان کو عید کے موقع پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ؎

تم تو اپنے گھر میں بیٹھی خرّم و دلشاد ہو
ہر طرح کے فکر و غم سے دور ہو آزاد ہو
دیکھ کر بچوں کو اپنے گرد ہنستے کھیلتے
فضلِ مولیٰ سے مناتی عید کیا عیاد ہو
حال کیا اس کا بتاؤں جس کی بچی ہے جدا
تُم بھلا بیٹھی ہو اس کو پر اُسے تم یاد ہو

آپ کی برجستہ شعر گوئی کی ایک مثال یہاں پیش ہے۔

ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کے طالب علموں میں سے ایک نے جن کا نام نظام الدین تھا، ایک کاغذ پر شکایت لکھ بھیجی۔ اس روٹی پر جو اندر سے پک کر آئی تھی۔ وہ شعر کچھ یوں تھے ؎

اگر روٹی یہی بُڑھیا پکاوے
کرو رخصت کہ پھر سب گھر کو جاوے
و اِلّا عرض کرنا ہے ضروری
کہ ہو روٹی مصفّٰی اور تنوری

یہ دونوں شعر توٹوٹے پھوٹے تھے، بس جو وہ لکھ سکتے تھے لکھ کر بھیج دیا۔ لیکن حضرت اماں جانؓ نے اسی وقت اسی کاغذ کے پیچھے یہ شعر لکھ کر بھیج دیئے ؎

ہمیں تو ہے یہی بڑھیا غنیمت
جو روٹی کو پکا دیتی ہے بروقت
جسے بُڑھیا کے ہاتھوں کی نہ بھاوے
تو لاوے اس کو جو اچھی پکاوے

(کتاب سیرت حضرت اماں جانؓ ، صفحات 42-43)

آپ کے دل میں علم کی بہت قدر تھی۔ اس لئے تعلیم دینے والے کا بھی بے حد خیال رکھتیں۔ مکرمہ استانی سکینہ صاحبہ نے بتایا کہ جب صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ پانچ چھ سال کی ہوئیں تو مجھے ان کو پڑھانے کے لئے مقرر فرمایا۔ میں نے انہیں اردو لکھنا پڑھنا سکھانا شروع کیا۔ اس عرصہ میں حضرت اماں جانؓ نے مجھ پر اس قدر مہربانیاں کیں، میری ہر ضرورت کو پورا کیا کہ میری ساری فکریں جاتی رہیں۔ اور جب مکرمہ صاحبزادی صاحبہ کی شادی ہوئی تو مجھے قریب ہی زمین بھی دی کہ اس پر مکان بناؤ۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امّ المومنین سیدہ نصرت جہاں رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ بہت نامور اور فصیح و بلیغ شاعرہ اور ادیب تھیں۔ آپ کی شاعری میں بہت بے ساختگی اور بہتے جھرنوں کی سی روانی ہے۔

آپ بہت نیک، عبادت گزار ،دعاگو اور خلافتِ احمدیہ کی اطاعت گزار تھیں۔ آپ کا کلام ''درّ عدن'' کے نام سے طبع شدہ ہے اور قریباً ہر احمدی گھرانے میں موجود ہے۔

آپ کی ایک مشہور نظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظم ''یادِ قادیان'' کے جواب میں درّ عدن میں شائع ہوئی۔ آپ نے یہ نظم ایسی حالت میں کہی جبکہ آپ کی طبیعت علیل تھی۔ اس سوز و گداز اور اضطراری کیفیت کا اندازہ ان اشعار سے عیاں ہے جو دل کی بیتابی اور بے قراری اور محبت سے آپ نے لکھے۔ اور یہ اشعار دراصل ساری جماعت کے دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں ؎

سیّدا! ہے آپ کو شوقِ لِقائے قادیاں
ہجر میں خوں بار ہے یاں چشمہائے قادیاں
سب تڑپتے ہیں کہاں ہے زینتِ دارالاماں
رونقِ بُستانِ احمد دل ربائے قادیاں
اس گُلِ رعنا کو جب گلزار میں پاتی نہیں
ڈھونڈنے جاتی ہے تب بادِ صبائے قادیاں
یاد جو ہر دم رہے اس کو دعائے خاص میں
کس طرح دیں گے بُھلا اس کو وفائے قادیاں

آپ کے کلام کے حرف حرف اور لفظ لفظ سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے عاشق و معشوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک دریا رواں دکھائی دیتا ہے۔ آپ کی ایک مشہور نعت ''صلّ علیٰ نبیّنا صلِّ علٰی مُحَمَّدٍ'' اخبار الفضل مورخہ 30 / اگست 1927ء میں شائع ہوئی۔ جس میں آپ نے زمانہ جاہلیت میں عورتوں پر ہونے والے مظالم اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے خواتین پر احسانات کا یوں ذکر فرمایا ہے ؎

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں، جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

وہ رحمتِ عالمؐ آتا ہے تیرا حامی ہوجاتا ہے
تُو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے تیرا حامی ہوجاتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تُو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفٰےؐ نبیوں کا سردار

(دُرِّعدن)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) جب بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہوئے تو آپ نے انہیں وداع کرتے ہوئے ایک نظم کہی جس کا پہلا شعر یوں ہے ؎

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر

(درّعدن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند فارسی اشعار کا ترجمہ نہایت دلنشیں انداز میں پیش کیا۔

حرف حرف سے اللہ تعالیٰ کی محبت ٹپکتی ہے۔ آپ کے سارے کلام میں خدا سے محبت کی باتیں، دعائیں یا اس کی مخلوق کے لئے دعائیں ہیں ؎

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے میرے حبیب مرے دلربا مرے
بارِ گناہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے اظہار کے انداز ملاحظہ کیجئے۔

میرے آقا مرے نبی کریم
بانئ پاک باز دینِ قویم
شان تیری گمان سے بڑھ کر
حسن و احسان میں نظیرِ عدیم

بڑے درد سے یہ دعا کرتی ہیں جو ہم سب کے دل کی آواز ہے:۔

مرے مولا مرے ولی و نصیر۔ مرے آقا مرے عزیز و قدیر۔

(درّعدن)

صاحبزادی سیّدہ محمودہ بیگم کے رخصتانہ پر "فی امان اللہ" کے عنوان سے نہایت قیمتی دعائیں دیتے ہوئے رخصت کرتی ہیں ہر ایک شعر سے محبت کا دریا رواں ہے۔ دُرِّعدن کی یہ نظم احمدی بچیوں کی شادیوں پر بڑے شوق سے پڑھی جاتی ہے۔ ہر ماں کے دلی جذبات کی عکاسی کرتی ہے ؎

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
علم و عمل نصیب ہو، عرفان ہو نصیب
ذوقِ دعا و حسنِ عبادت نصیب ہو
ہو رشکِ آفتاب، ستارہ نصیب کا
آپ اپنی ہو مثال، وہ قسمت نصیب ہو

علامہ سر محمد اقبال کی ایک نظم ہے ؎

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

اس کے جواب میں آپ نے ایک نظم لکھی جس کا پہلا شعر یوں ہے ؎

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے تیرے اِدّعائے نیاز میں

(درِّعدن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی شدید علالت کے پیش نظر نہایت پر درد الفاظ میں آپ نے ایک لمبی نظم 1957ء میں تحریک دعائے خاص (دعائے مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں) کے عنوان سے کہی جس کا ایک ایک مصرع درد انگیز ہے۔ بڑے درد سے دعا کرتے ہوئے احباب جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرماتی ہیں ؎

قومِ احمدؑ ! جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

(درِّعدن)

ایک 19 سالہ جوانِ منحنی کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کو یوں شعروں کی لڑی میں پرویا ہے ؎

میں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلا دوں گا بر روئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمتِ اسلام میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں
سر پہ اِک بارِ گراں لینے کو آگے ہوگیا
ناز کا پالا ہوا ماں باپ کا طفلِ حسیں

(ازدُرِّعدن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظمیں پڑھ کر آپ حیران ہوں گے کہ اس دور کے بڑے بڑے شاعر بھی فصاحت و بلاغت میں آپ کا مقابلہ نہیں کرتے۔ ذہن بھی روشن، دل بھی روشن اور سکینت بھی تھی جو کبھی زندگی کا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی۔ جو اس زندگی میں مزہ ہے وہ ہر وقت متحرک رہنے سے بے چین رہنے میں کہاں نصیب ہو سکتا ہے"

(دختِ کرام، صفحہ 196۔ محسنات، صفحہ 261)

مکرم مولانا دوست محمد شاہد نے کراچی میں ایک تقریب میں خطاب کے دوران بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بہن کی شعر گوئی پر خوشی کا اظہار فرمایا:

"حضرت مصلح موعودؓ جب پہلی دفعہ سفر یورپ سے واپس تشریف لائے اس سفر کے دوران حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے ان کے فراق میں اپنی سب سے پہلی نظم کہی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نہایت والہانہ انداز میں جہاں سفر کی اور برکات کا ذکر فرمایا وہاں فرمایا کہ یہ بھی ایک عظیم برکت ہوئی ہے کہ ہماری بہن کو اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان قوتیں اور استعدادیں شعر و سخن کی بخشی تھیں ان کا انکشاف اس سفر کے دوران ہوا ہے۔ ان کی زندگی میں میرے سفر کے دوران جو طوفان اٹھا اس سے ان کی زندگی میں نئے باب کا آغاز ہوا ہے۔"

(سیلابِ رحمت، صفحہ 87)

الفضل میں آپؓ کا نعتیہ کلام شائع ہوا:

نظم بعنوان پاک محمد مصطفٰی نبیوں کا سردار۔ رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن۔ (الفضل قادیان 12 جون 1928ء صفحہ 71)

نظم بعنوان نعتِ خیر البشر۔ (الفضل قادیان 25 اکتوبر 1930ء صفحہ 7)

نظم۔ بعنوان بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے۔ بزبانِ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ موعود علیہ السلام۔ (الفضل، قادیان، 25 اکتوبر 1930ء، صفحہ 25)

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ آپؓ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا "دُختِ کرام"۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر صرف چار سال تھی۔ آپ کا کوئی کلام چھپا ہوا تو موجود نہیں لیکن آپ بہت ادب شناس اور سخن فہم تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت پھوپھی جان (حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) کو نہایت ہی لطیف شعری ذوق عطا ہوا تھا۔ خود بہت ہی صاحب کمال شاعرہ تھیں۔ لیکن اپنے کلام کو لوگوں سے چھپاتی تھیں۔ اکثر چند سطور لکھیں اور ایک طرف پھینک دیں۔ اور پھر وہ کلام نظر سے غائب ہو گیا۔ چونکہ مجھے بچپن سے ہی شعر کا ذوق رہا ہے اس لئے حضرت پھوپھی جان (حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) سے میرا ایک خاص تعلق اس وجہ سے بھی تھا۔ میری ان تک رسائی تھی اور وہ بعض دفعہ بڑے پیار کے ساتھ مجھے اپنا کلام سنا دیا کرتی تھیں ابھی کچھ عرصہ پہلے جب میں ملاقات کے لئے گیا تو ایک بہت ہی پرانی نظم جو حضرت پھوپھی جان نے مجھے قادیان کے زمانہ میں سنائی تھی اس کے ایک دو شعر سنانے کو کہے تو ان کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ پیدا ہوئی کہ تم اب تک وہ باتیں یاد رکھتے ہو۔" (مصباح، جنوری فروری 1988ء، صفحہ 18)

نمونہ کلام:۔

مری جدائی گوارا ہوئی تمہیں کیوں کر\
تمہیں یہ ذکر بھی تھا ناگوار یاد کرو\
کہاں ہے کدھر ہے قرار مرے دل کا\
بنے تھے تم مرے دل کا قرار یاد کرو

(محسنات، صفحہ 264)

صاحبزادی سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ آپ نے الفضل کے اجراء کے لئے اپنے دو قیمتی زیور پیش کرکے اس کی بنیاد میں حصہ ڈالا۔ یہ اخبار قوم کی زندگی کے لیے آبِ رحمت ہے۔ الفضل کے ذریعہ ادب کی ترویج کا ثواب آپ کو پہنچتا رہے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"احباب جماعت الفضل کے نام سے خوب مانوس ہیں۔ اور سب کو اس سے محبت ہے۔ الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود) نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے دورِ مبارک میں قادیان سے جاری فرمایا تھا۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعود اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے۔ اس کے اجراء کے وقت حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی۔ اور میری والدہ حضرت صاحبزادی

ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کئے۔ پس قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

(روزنامہ الفضل آن لائن، 2 جنوری 2020ء، صفحہ 1)

آپ بہت اعلیٰ ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ اخبار الفضل کے خاتم النبیّین ﷺ نمبر میں آپ کا مضمون شائع ہؤا۔ آپ کی ایک دعائیہ نظم کے نہایت پُر سوز اشعار ایم ٹی اے کے توسط سے ہم اکثر سنتے ہیں ؎

مری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں
میں تجھ سے تجھے مانگنا چاہتی ہوں
تو مالک ہے میرا میں بندی ہوں تیری
تیرے در سے ہی مانگنا چاہتی ہوں

مکرمہ سیّدہ امتہ الحئی

آپ یکم اگست 1901ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی والدہ سیدہ صغریٰ بیگم صاحبہ مشہور بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ سیّدہ امۃ الحئی صاحبہ ابھی صرف ساڑھے پانچ سال کی تھیں جب آپ نے اپنا پہلا مضمون ایک بزرگ سے لکھوایا کیونکہ ابھی تک کم عمری کی وجہ سے آپ لکھنا نہ جانتی تھیں۔

31 مئی 1914ء کو آپ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ آپ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ روحیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں یعنی بعض کا بعض سے تعلق ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری روح کو امۃ الحئی سے ایک پیوستگی حاصل تھی۔ دس دسمبر 1924ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

(از کتاب حضرت سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ، صفحہ 25)

آپ مضامین لکھا کرتی تھیں جن میں قرآن اور حدیث کے حوالے دیتیں۔ آپ شعر بھی کہتی تھیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو یہ تجویز دی کہ احمدی مستورات کو پڑھانا اور خدمتِ دین کی غرض سے انہیں تیّار کیا جانا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حضورؓ نے 1922ء میں لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی آپ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے حضور نے مدرستہ الخواتین قائم کیا۔

اسی طرح قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی تعلیمی ترقی کے لیے ایک لائبریری امۃ الحئی لائبریری کے نام سے قائم کی۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت سیدہ چھوٹی آپا نے 1950ء میں ربوہ میں امۃ الحئی لائبریری کو دوبارہ قائم کیا۔ آپ کے چند اشعار درج ذیل ہیں ؎

کر صاف یہ دل اپنا اصنام پرستی سے
اس ہدیۂ صافی کو پھر پیشِ خدا کر دے
جب تک رہے جاں تن میں مت بھول تو عہد اپنا
اسلام کو بالا کر دعوے کو وفا کر دے
غفلت میں پڑا کیوں ہے اُٹھ کام سنبھال اپنا
دنیا کے کناروں تک اِک حشر بپا کر دے

(حضرت سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ، مرتبہ امتہ الباری ناصر، صفحہ 25)

ان کی تحریک پر 25 دسمبر 1922ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قادیان میں لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ جو خواتین کی ترقی میں ایک سنگ میل کا مقام رکھتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف مواقع پر لجنہ کی تربیت کے لئے ہر موضوع پر نصائح فرمائیں۔ ان میں علم حاصل کرنے کی لگن، جوش اور جذبہ پیدا کیا۔ آپ نے عورتوں کو قرآن اور حدیث کے علوم کے علاوہ دنیا میں رائج ہر قسم کے علوم حاصل کرنے کی طرف راغب کیا۔ ان میں احساس بیدار کیا کہ وہ بھی مردوں کی طرح تمام علوم پر دسترس حاصل کر کے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر تعلیم و تربیت کے کام اور اسلام کی خدمت کر سکتی ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جس وقت عام طور پر برصغیر ہند میں عورتوں میں علم حاصل کرنے کا رواج بہت کم تھا۔

آپ کے دل میں ایک جوش تھا کہ احمدی عورتیں دین و دنیا کے علوم حاصل کر لیں۔ یہ آپ کی لگن اور دعائیں ہی تھیں۔ جو بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوئیں اور آج احمدی عورتیں اور بچیاں علم کے ہر میدان میں کسی سے پیچھے نہیں بلکہ ہر میدان میں آگے ہی آگے ہیں۔ چنانچہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مضامین کا ایک سلسلہ لجنہ کی خواتین نے بھی شروع کیا تھا۔

جب ہندوؤں کی طرف سے کتاب "رنگیلا رسول" اور رسالہ "ورتمان" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کے خلاف گستاخیاں انتہاء کو پہنچ گئیں اور ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی نہایت خطرناک شکل اختیار کر گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور حرمت کی حفاظت کے لیے 1927ء کے آخر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے القا کی گئی ایک تحریک اور مہم ملک کے طول و عرض میں جاری فرمائی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، پاک سیرت کے درخشاں واقعات اور عالمگیر احسانات کے تذکروں کے لیے جلسوں کے علاوہ نظم و نثر پر مشتمل الفضل کا ایک خاتم النبیینؐ نمبر

بھی اس بابرکت سکیم میں شامل فرمایا۔

اس نمبر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کل 35 مضامین شائع کیے گئے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، احمدی و غیر احمدی علماء و مستورات اور غیر مسلم احباب نے بڑے جوش اور محبت سے تحریر کیا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد5، صفحہ 138)

عورتوں کی ترقی سے ہی دین کی ترقی وابستہ ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک عورتیں ترقی نہ کریں، پس اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی ترقی کرو۔ عورتیں کمرے کی چاردیواری میں سے دو دیواریں ہیں، اگر کمرے کی دو دیواریں گر جائیں تو کیا کمرے کی چھت ٹھہر سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔''

لہٰذا احمدی خواتین کی ادبی خدمات کا ذکر اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا اگر اس عظیم مصلح، اور احمدی عورتوں کے عظیم محسن اور لجنہ اماء اللہ کے بانی کے احسانوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ عورت ہر میدان میں ترقی کرے۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں مستورات کی تربیت کی خاطر لجنہ کے مختلف جلسوں میں تقاریر فرمائیں۔ جو علم کے خزائن اپنے اندر رکھتی ہیں جن میں آپ نے کہیں ان کو روحانی علوم سے روشناس کروایا، کہیں تربیت پر زور دیا۔ کہیں قومی ذمہ داریوں کی طرف ان کو توجہ دلائی، کہیں اولاد کی تربیت کے گر بتائے، کہیں ان کی صلاحیتوں کو ابھارا ہے۔ ان تقاریر نے ان کی سوئی ہوئی قوّتوں کو بیدار کیا۔ تربیت کا یہ سفر تسلسل سے جاری رہا پھر دنیا نے دیکھا کہ احمدی خواتین نے علم کے ہر میدان میں نام پیدا کیا اور بعض مقامات پر وہ مردوں سے بھی بازی لے گئیں۔

اسی طرح ان کی ادبی خدمات بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں۔ نثر کا میدان ہو یا شعر و شاعری کا فن، ہر ایک میں کمال حاصل کیا۔

دورِ خلافت ثانیہ کی چند شاعرات، نثر نگار اور مقررات

تذکرہ شعرائے اردو میں قریباً تیس شاعرات کے نام ملتے ہیں جن میں مکرمہ شاکرہ بیگم اور مکرمہ فہمیدہ منیر نمایاں ہیں۔ یادِ محمود کتاب میں گیارہ خواتین کا کلام شامل ہے۔

رسالہ 'احمدی خاتون' میں سب سے زیادہ مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ کے مضامین چھپے۔ ان کے علاوہ حضرت ام ناصرؓ، حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ، مکرمہ ہاجرہ صاحبہ اہلیہ چودھری فتح محمد سیال صاحب، مکرمہ ام عائشہ اہلیہ مولوی محمد احسان الحق صاحب، مکرمہ زہرہ بیگم اہلیہ مولوی محمد صاحب، محمودہ و حمیدہ صاحبہ بنت حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، مکرمہ عزیزہ رضیہ بنت خلیفہ رشید الدین صاحب، مکرمہ سیدہ نعیمہ بنت سید حامد شاہ صاحب کے مضامین شائع ہوتے رہے۔

(تاریخ احمدیت، جلد4، صفحہ 518)

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ اُمّ متین (چھوٹی آپا)

آپ 1935ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں لجنہ اماء اللہ میں پہلے پہل آپ نے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے کام کیا پھر لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں۔ آپ کا دورِ صدارت 1958ء تا 1997ء بہت کامیاب، کارہائے نمایاں کا حامل اور ناقابلِ فراموش ہے۔ آپ علم دوست، سخن فہم اور سخن شناس تھیں قرآن اور حدیث کا مفہوم اچھی طرح جانتی تھیں اور خواتین کو پڑھاتی بھی تھیں آپ کی تقریر، نصیحت اور تحریر کا رنگ بہت متأثر کن اور دلنشین تھا۔

آپؒ کو قرآن کریم کی تفسیر کے نوٹس لکھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی آپ نے تیزی سے لکھنے پر بہت دفعہ حضورؓ کی خوشنودی حاصل کی۔ حضورؓ نے 1947ء کے بعد بالعموم اپنے خطوط، مضامین اور تقاریر کے نوٹس بھی آپ ہی سے لکھوائے۔ قرآن کریم اس جوڑے کا ہر آن ساتھی تھا۔''احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت میں آپ کی خدمات تاریخ لجنہ کا ایک سنہری باب ہے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ تک لجنہ اماءاللہ کی خدمات، لجنہ کی صدر کی حیثیت سے ملک کے طول و عرض میں اور دوسرے ملکوں میں دورے کیے۔ کئی کتب لکھیں جن میں تاریخ لجنہ کی پانچ جلدوں کی تدوین۔ الازہار لذوات الخمار۔ مشکوٰۃ المصابیح اور یادگار کتب ہیں۔

(تاریخ انصار اللہ، جلد سوم، صفحہ 674)

جب آپ خواتین میں درس قرآن، اجتماع یا جلسے میں حضرت مصلح موعودؓ کے خطاب کے وقت ساتھ تشریف لاتیں۔ ایک مستعد چاق و چوبند سپاہی کی طرح ساتھ ساتھ رہتیں۔ حضورؓ کسی وقت کچھ بھی دریافت فرماتے آپ حاضر دماغی سے مکمل جواب دیتیں۔ آپ نے تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل اور دوئم کی صورت میں لجنہ کے نہایت اہم کارناموں کو محفوظ کیا آپ کے خطابات کو کتاب ''الازہار الذوات الخمار یعنی اوڑھنی والیوں کے لئے پھول'' کی صورت میں مرتّب کیا ہے۔ نیز ''یاد محمود'' کے عنوان سے شعراء کے کلام کو بھی ترتیب دیا ہے۔ آپ کی تقاریر کے کئی مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

اوّلین دَور میں لکھنے والی خواتین کے اسمائے گرامی

مکرمہ سکینۃ النّساء صاحبہ، قادیان

آپ مشہور عالم، شاعر اور ادیب حضرت ظہور الدین اکملؓ کی اہلیہ تھیں۔ آپ کی تحریر بہت عمدہ اور پُر اثر تھی۔ آپ نے اپنے گاؤں گولیکی میں ایک اسکول

کھول رکھا تھا۔ جس میں بچوں کو دینی تعلیم دیتی تھیں اور پڑھنا لکھنا سکھاتی تھیں۔ آپ کے مضامین الفضل قادیان اور تادیب النساء میں شائع ہوتے رہے۔ جس میں آپ نے لجنہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ خود بھی تعلیم حاصل کریں اور آنے والی نسلوں کی بھی اعلیٰ رنگ میں تربیت کریں۔

آپ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے زمانہ سے لجنہ کی بہت فعال ممبر تھیں۔ لجنہ کو اجلاسات پر بروقت حاضر ہونے اور لجنہ کو فعال بنانے میں آپ نے بہترین کردار ادا کیا۔ لجنہ کی علمی اور تربیتی ترقی کے لئے مضامین لکھے۔ وقت اور حالات کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے الفضل اخبار قادیان اور دیگر رسائل میں علمی اور تربیتی مضامین لکھے۔

مکرمہ سیّدہ صالحہ بیگم زوجہ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ

آپ حضرت پیر منظور محمدؓ ابن حضرت صوفی احمد جانؓ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے مضامین بھی الفضل میں شائع ہوتے رہے۔ قادیان اور نواحی دیہات میں خواتین کو لکھنا پڑھنا سکھانے کا کام ان کی نگرانی میں ہوا۔ آپ کی وفات 8 ستمبر 1953ء کو ہوئی۔

مکرمہ مریم بیگم صاحبہؓ اہلیہ جناب حافظ روشن علی صاحبؓ

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شادی خانؓ کی بیٹی تھیں۔ آپ کے مضامین الفضل، احمدی خاتون اور تادیب النساء نیز مصباح میں شائع ہوتے رہے۔ الفضل کے خاتم النبیین ﷺ نمبروں میں آپ کی قلمی کاوشیں جگہ پاتی رہیں۔

مضمون بعنوان۔ فرقۂ نسواں کو بانیٔ اسلام کے عطا کردہ حقوق (الفضل، 12 جون 1928ء، صفحہ 67)

مضمون بعنوان۔ دنیا کا بے مثال ہادی۔ (الفضل، 31 مئی 1929ء، صفحہ 52)

ہزاروں بچوں اور خواتین نے آپ سے قرآن پاک ناظرہ و باترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

مکرمہ عزیزہ بیگم زوجہ مرزا گل محمد صاحب

حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ مدرستہ الخواتین سے مولوی فاضل کا امتحان بڑے اعزاز سے پاس کیا۔ اچھی مضمون نگار تھیں۔ آپ کے مضامین احمدی خاتون، الفضل اور مصباح میں شائع ہوتے رہے۔

مکرمہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلع دار۔

مضمون بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات۔ (الفضل 12 جون 1928ء)

مضمون بعنوان رسولِ خدا کا بچوں سے پیار۔ (الفضل، 31 مئی 1929ء، صفحہ 58)

مکرمہ سیدہ فضیلت صاحبہ، سیالکوٹ

نعت بعنوان رسولِ عربیؐ۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928، صفحہ 55)

مضمون بعنوان رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بادشاہ کی حثیت میں۔ (الفضل قادیان، 31 مئی 1929ء، صفحہ 62)

مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ، لاہور

مضمون بعنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عورتوں کے عظیم الشان احسانات۔ (الفضل، قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 48)

مکرمہ ہاجرہ بیگم اہلیہ غلام نبی صاحب، ایڈیٹر الفضل، قادیان

مضمون بعنوان۔ رسولِ پاک سے عورتوں کا اخلاص (الفضل قادیان، صفحہ 49)

مکرمہ ایس ایس نسیم اہلیہ ڈاکٹر سیّد محمد حسین صاحب صوبیدار چھاؤنی کیمل پور۔

مضمون بعنوان۔ رحمۃ للعالمینؐ کی رحمت کا ثبوت۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 51)

مکرمہ ذکیہ خاتون اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب، مونگھیر۔

مضمون بعنوان۔ رسولِ کریمؐ کے احسانات صنفِ نازک پر۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 52)

مکرمہ ب۔خ۔ن بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم، لاہور۔

مضمون بعنوان رحمۃ للعالمینؐ کی رحمت میں عورتوں کا حصہ (الفضل، 12 جون 1928ء، صفحہ 56)

مکرمہ عزیزہ رضیہ اہلیہ مرزا گُل محمد صاحب، قادیان

مضمون بعنوان۔ فرقۂ نسواں پر خاتم النبیینؐ کے فیوض۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 57)

مضمون بعنوان۔ دنیا کا ہادیؐ (الفضل قادیان، 25 اکتوبر 1930ء، صفحہ 13)

مکرمہ فاطمہ بیگم اہلیہ حکیم محمد یعقوب صاحب قریشی، لاہور۔

مضمون بعنوان۔ رسولِ کریمؐ کے بے شمار احسانوں میں سے کچھ۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 59)

مکرمہ محمودہ بیگم بنت سیّد غلام حسین صاحب (منٹگمری)

مضمون بعنوان۔ بانیٔ اسلام کا ساری دنیا پر ایک بہت بڑا احسان۔ (الفضل قادیان، 12 جون 1928ء، صفحہ 60)

مضمون بعنوان۔ نبی کریمؐ کا تعلق بچوں سے۔ (الفضل، 31 مئی 1929ء، صفحہ 49)

مکرمہ امۃ الحق بنت حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ۔

مضمون بعنوان۔ صنفِ نازک سے بانیٔ اسلام کا حسنِ سلوک (الفضل، 12 جون 1928ء، صفحہ 61)

مکرمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم کی نظم بھی اسی اخبار میں شائع شدہ ہے۔
نظم بعنوان پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار (الفضل،12جون1928ء، صفحہ 71)

مکرمہ فاطمہ بیگم عصمت، لاہور۔

نعت بعنوان۔ رسولِ عربیؐ (الفضل قادیان،12جون1928ء، صفحہ 55)

مکرمہ صاحبزادی سرور سلطان (اُمّ مظفر) بیگم حضرت مرزا بشیر احمدؓ۔

مضمون بعنوان۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابیات کا اخلاص۔ (الفضل، 31مئی1929ء، صفحہ 23)

مضمون بعنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل اپنی بیویوں کے درمیان۔ (الفضل، قادیان،25اکتوبر1930ء، صفحہ 34)

مکرمہ سیّدہ مریم بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔

مضمون بعنوان حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ جوانی۔ (الفضل، قادیان، خاتم النبیّین نمبر، 31مئی1929ء، صفحہ 6)

مکرمہ سیّدہ ناصرہ بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔

مضمون بعنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک عورتوں سے (الفضل، قادیان،1929ء، صفحہ 38)

مضمون بعنوان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کیا تغیّر پیدا کیا۔ (الفضل، قادیان،25اکتوبر1930ء، صفحہ 7)

مکرمہ افضل بیگم جوہی۔

مضمون بعنوان رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اثر عورتوں پر (الفضل،31مئی1929ء، صفحہ 45)

مکرمہ نظیر بیگم۔

مضمون بعنوان۔ سردارِ دو عالمؐ جہانِ فانی سے کس طرح رخصت ہوئے۔ (31مئی1929ء، صفحہ 64)

مکرمہ سکینتہ النساء قادیان۔

مضمون بعنوان۔ رسولِ کریمؐ کے ساتھ عورتوں کا معاملہ۔ (الفضل، 31 مئی1929ء، صفحہ 61)

مکرمہ بیگم چوہدری علی اکبر صاحب اسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدراس۔

مضمون بعنوان۔ اپنے ملک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس حالت میں پایا۔ (الفضل، قادیان، 31مئی1929ء، صفحہ 7)

مکرمہ آمنہ بیگم بنت بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔

نظم بعنوان یادِ قادیان۔ (الفضل لاہور،10فروری1948ء، صفحہ 4)

مکرمہ رشیدہ خاتون، حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان۔

مضمون بعنوان۔ ہم نے قادیان کو اپنی اصلاح کر کے واپس لینا ہے۔ (روزنامہ الفضل لاہور1948ء، صفحہ 7)

مکرمہ ممتاز بیگم بنت حافظ نور الٰہی صاحب درویش، قادیان۔

مضمون بعنوان۔ والدِ مرحوم کی یاد میں۔ (الفضل لاہور، 23مئی 1948ء، صفحہ 6)

مکرمہ مبارکہ بیگم، قادیان۔

مضمون بعنوان۔ نبی کریمؐ کا پاکیزہ کلام عورتوں سے۔ (الفضل، قادیان، 31مئی1929ء، صفحہ 7)

مکرمہ ایم اے ایس دھرم رکھیا بہار۔

مضمون بعنوان حضرت محمد مصطفیٰ بانیٔ اسلامؐ اور حقوقِ نسواں (31 مئی 1929ء، صفحہ 39)

مکرمہ رشیدہ خاتون، قادیان۔

سیّدہ سارہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ

مضمون بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ سلوک اپنے اہلِ بیت کے ساتھ (الفضل، قادیان،25اکتوبر1930ء، صفحہ 25)

مکرمہ خدیجہ بیگم ایم اے، پروفیسر زنانہ گورنمنٹ کالج لاہور۔

مضمون بعنوان پیارے نبیؐ کا اسوۂ حسنہ۔ (الفضل، قادیان،25اکتوبر1930ء)

مکرمہ سعیدہ محمودہ خاتون رہتک۔

مکرمہ شبنم سرحدی۔

مکرمہ حفیظ بیگم بنت شیخ عبد الرشید صاحب، بٹالہ۔

مکرمہ امۃ اللہ بیگم بنت شیخ عبد الرحمٰن مصری صاحب۔

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب، مانڈلے، برما۔

مضمون بعنوان بے کس کا حامی۔ (الفضل، قادیان،25اکتوبر1930ء)

(جاری ہے)

ماہِ رمضان

زاہدہ رحمان۔ امریکہ

پیارا نگینہ ہے یہ ماہِ رمضان
سب مہینوں سے بڑھ کر مہینہ ہے یہ
تین عشروں پہ ہیں منقسم برکتیں
رحمتیں ، مغفرت اور تری جنتیں
یہ جمالِ خدا کی سبھی نعمتیں
سجدہ ریزی سے حاصل تری قربتیں
اپنی تطہیر کا اک قرینہ ہے یہ
ماہِ رمضان پیارا نگینہ ہے یہ
ذکر اذکار دن رات ہم نے کیئے
جام الفت کے بھر بھر کے ہم نے پیئے
سلسلے حمدِ باری کے جاری کیئے
رات دن عجز سے اس کو سجدے کیئے
حکمت و پر معارف مہینہ ہے یہ
ماہِ رمضان پیارا نگینہ ہے یہ
وحیٔ قرآن نازل ہے اس ماہ میں
لیلۃ القدر ہے خاص اس ماہ میں
کشف کی قوتیں شان اس ماہ میں
سب دعائیں ہیں مقبول اس ماہ میں
فضل و عظمت میں سب کا خزینہ ہے یہ
ماہِ رمضان پیارا نگینہ ہے یہ
کثرتِ وِرد سے دل معطر ہوُا
نورِ فرقاں سے سینہ منور ہوُا
نور ہی نور اپنا مقدر ہوُا
شُکر کا مادہ دل میں اجاگر ہوُا
رحمت و شکر کا اک مہینہ ہے یہ
ماہِ رمضان پیارا نگینہ ہے یہ
دل یہ اخلاص عہد و وفا میں بڑھا
صبر اور مغفرت کا یہ طالب رہا
لغو و بیہودہ گوئی نہ شیوہ رہا
جو محمد کے فرماں کا تابع رہا
باہمی ربط کا اک خزینہ ہے یہ
ماہِ رمضان پیارا نگینہ ہے یہ

سوال: نماز کے سلام کے بعد دائیں یا بائیں طرف رُخ کرنے میں آنحضرت ﷺ کا طریق کیا تھا؟

جواب: حدیث میں آتا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فینصرف علی جانبیہ جمیعا علی یمینہ و علی شمالہ (ترمذی، 1/40)
یعنی آنحضرت ﷺ نماز کے بعد اپنا رُخِ انور لوگوں کی طرف کر کے بیٹھتے تھے دائیں یا بائیں جس طرف چاہتے رُخ پھیرتے اس کی کوئی خاص پابندی نہ تھی۔ تاہم بالعموم آپ دائیں طرف سے ہی مڑتے تھے جیسا کہ مسلم کی روایت ہے:

اکثر ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف علی یمینہٖ۔ (نیل الاوطار، صفحہ 309)

(فقہ احمدیہ، صفحہ 81)

تظمین بر قصیدہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ

بدر گاہِ ذیشان خیر الانام	شفیعُ الوریٰ مرجعِ خاص و عام
بصد عجز و منّت بصد احترام	یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہِ کونین عالی مقام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام

انور محمود خان، لاس اینجلس۔ امریکہ

حرا کے اندھیروں میں پہروں عبادت	وہ شوقِ عبادت کہ جس کی ریاضت
تسلی تھی ہر پہلو سے بالبداہت	پکارا فرشتوں نے اے ربّ العزّت
یہ خیر الوریٰ ہے یہ خیر الانام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام
فرشتہ جب اللہ کا پیغام لایا	کہا میں تو اُمّی ہوں بارے خدایا
فرشتے نے سینے سے ان کو لگایا	پھر اللہ کا پیغام ان کو پڑھایا
شریعت کا ہونے لگا یوں قیام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام
سنا جب خدیجہؓ نے پیارا کلام	بنیں اس پہ شاہدِ ناطق تمام
سنایا جو ورقہ کو دلکش پیام	کہا مثلِ موسےٰؑ یہ دلکش کلام
خدا اس کا ناصر رہے گا مدام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام
ہوئے اہلِ مکّہ جو دشمن تمام	کہا اس نے جا کر جو طائف مقام
ہوئے سُن کے برہم وہاں کے مکیں	لیا سنگ باری سے پھر انتقام
دعائیں مگر دیں انہیں صبح و شام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام
شریعت نے جس وقت کردی حرام	اسی وقت توڑے گئے سارے جام
غلامی کا اس نے کیا خاتمہ	آزادی سے پھرنے لگے پھر غلام
کیا اسوہ سے دِین کا یوں قیام	عَلَیۡکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡکَ السَّلَام

مربیان کرام اور ممبران عاملہ کو بعض قیمتی ہدایات

21/ اکتوبر 2022ء

امریکہ اور قریبی ممالک میں خدمت کرنے والے مربیان سلسلہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے انہیں نماز کی اہمیت کے بارے میں نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: "جب آپ اپنے سنٹر میں ہیں تو پانچ وقت نمازوں کیلئے اپنا سنٹر کھولیں یا مسجد ہے تو مسجد کھولیں اور ان کو پتا ہو کہ مربی صاحب available ہیں۔ پھر اپنی عبادتوں کے جو دوسرے معیار ہیں وہ بلند کریں۔ دعاؤں کی طرف، تہجد کی طرف، نوافل کی طرف، قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی طرف، حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور لٹریچر پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔"

حضور انور نے مربیان کو عزم اور صبر و تحمل پیدا کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: "بار بار نصیحت کا حکم ہے۔ قرآن کریم نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور نصیحت کیلئے کہا ہے۔ ذکر کا ہی حکم ہے کہ تمہارا کام کہنا ہے کہتے چلے جانا ہے، تھکنا نہیں۔ جہاں تھکے وہاں کام خراب ہو گیا۔ مجھے چاہے سال لگے۔ 2 سال لگے، 3 سال کے بعد یا چار سال کے بعد اگر میری ٹرانسفر ہوتی ہے تو جتنا عرصہ میں یہاں (جہاں تقرری ہو) رہوں میں نے اپنی پوری کوشش کر لینی ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ اگر نوجوان active ہو جائیں اور ان کو برائیوں سے بچا لیں گے تو پھر بوڑھوں کو بھی تھوڑا سا احساس پیدا ہو گا کہ ہاں مربیان کام کر رہے ہیں۔"

(/https://www.alfazlonline.org/12/12/2022/74456)
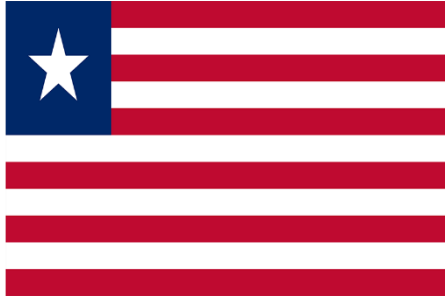
لائبیریا میں IAAAE کی سرگرمیاں

خدمت انسانیت جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ غریب ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کے پیش نظر جماعت کے آرکیٹکٹس اور انجنیئرز کی ایسوسی ایشن (IAAAE) کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا اہم منصوبہ Water for life ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید مشنری سے لیس ہے اور افاضہ عام کے لئے اب تک ہزاروں پانی کے نلکے لگا چکی ہے۔ نلکوں کی تنصیب کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال اور مرمت کی جاتی ہے خواہ وہ کسی بھی تنظیم کی طرف سے لگائے گئے ہوں۔

اسی سلسلہ میں دسمبر 2022ء کے آخری عشرہ میں جرمنی سے مکرم ڈاکٹر نسیم الرحمٰن صاحب کو نلکوں کی Rehabilitation Project کے لئے بھجوایا گیا۔ لائبیریا میں زیادہ تر نلکے نظام جماعت کے تحت Grand Cape Mount اور Bomi کاؤنٹی میں لگائے گئے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی آمد سے قبل ہر دو کاؤنٹیوں کے مرکزی مبلغین کرام نے نلکوں کی مرمت کے حوالہ سے ایک تفصیلی جائزہ تیار کیا۔ جس میں نلکوں کی تعداد، ان کی مرمت پر اندازاً خرچ، سامان کی ترسیل کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام، مقامی ٹیکنیشنز اور خدام پر مشتمل رضاکاروں کی ٹیمز کی تیاری شامل تھی۔ جس سے کم وقت میں زیادہ کام مکمل کرنے میں معاونت ملی۔

اس پراجیکٹ کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا گیا۔ پراجیکٹ کا آغاز Bomi کاؤنٹی سے کیا گیا جبکہ دوسرے مرحلہ میں Grand Cape Mount کاؤنٹی کا دورہ کیا گیا۔ دونوں کاؤنٹیوں سے موصولہ رپورٹس کے مطابق کل 49 نلکوں کی مرمت کی گئی جن میں سے 3 نلکے مکمل طور پر نئے لگائے گئے۔ ان میں سے 26 نلکے ایسے مقامات پر مرمت کئے گئے جہاں پر جماعت احمدیہ کے افراد موجود نہیں جو جماعت کی بلا امتیاز خدمت خلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ 31 نلکے مختلف دیہاتوں میں جبکہ 18 نلکے Tubmanburg شہر

کی مختلف کمیونیٹیز میں مرمت کئے گئے۔ Cape Mount کاؤنٹی میں 2 دیہات کے نلکے خراب ہونے کے باعث مکمل طور پر صاف پانی کی سہولت سے محروم تھے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق ان نلکوں سے کل 13,000 افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ نلکوں کی مرمت سے پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خدام کو بھی نلکوں کی مرمت میں کافی مہارت حاصل ہوئی جو ان کے روزگار میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

ان نلکوں کے ارد گرد کا کچھ حصہ پختہ بنانے اور حفاظتی جنگلا لگانے اور نام کی تختیاں نصب کرنے کا کام قریباً تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

مسجد بیت الکریم Tubmanburg میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں 90 افراد شامل ہوئے اور ریڈیو پر 45 منٹ کا پروگرام بھی کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر نسیم الرحمٰن صاحب نے IAAAE کے قیام کی تاریخ، اس کے مقاصد اور کامیابیوں پر تفصیل سے سامعین کو آگاہ کیا۔

https://www.alfazlonline.org/14/02/2023/78734

رپورٹ 17 روزہ تربیتی کلاس MWANZA اور GEITA ریجنز تنزانیہ

ان ریجنز میں تربیتی کلاسز لگائی جاتی ہیں جس میں اسلامی تعلیمات سکھانا اور خاص طور پر ایسے لوگ تیار کرنا جو اپنی جماعتوں میں واپس جا کر امام بن کر نمازیں اور جمعہ پڑھا سکیں شامل ہے۔ مکرم امیر صاحب تنزانیہ کی ہدایات کے مطابق۔۔۔ نومبائعین کو نظام جماعت سے جوڑنے کے لیے کلاسز لگائی جاتی ہیں۔ ان کلاسز کے ذریعے انصار، خدام اور اطفال کو نماز سادہ، چند سورتیں، بنیادی دینی معلومات اور نماز جمعہ کی امامت کرانے کا طریق سکھا کر مقامی جماعتوں میں نماز اور نماز جمعہ پڑھانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

اس میں قرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا اور درج ذیل نصاب پر بھی گفتگو کی گئی: ہستی باری تعالیٰ، مذہب کی ضرورت و اہمیت، احمدیت کی برکات، سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلافت، نماز سادہ، خطبہ جمعہ پڑھانا، مالی قربانی کی برکات۔ نماز باجماعت، نماز جمعہ، تقویٰ و طہارت، خدمت دین کی اہمیت۔

(ماخوذ از https://www.alfazlonline.org/23/02/2023/79554/)
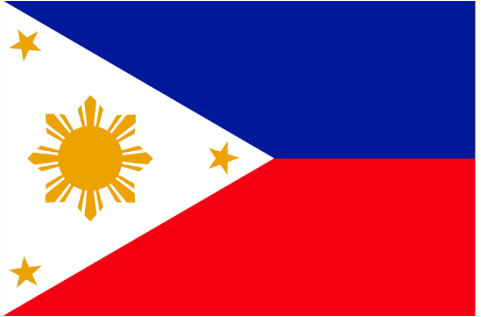
مجلس خدام الاحمدیہ فلپائن کی نیشنل تقاریب

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ فلپائن کو 22/دسمبر 2022ء کو پانچ روزہ تربیت کلاس اور 28-29/دسمبر 2022ء کو چوتھے سالانہ اجتماع کے انعقاد کی توفیق ملی۔ تربیتی کلاس کے دوران بروقت نمازوں بشمول نماز تہجد اور درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔ جن موضوعات پر دوران کلاس گفتگو کی گئی ان میں سے چند یہ ہیں: نظام خلافت کی اہمیت و برکات، نظام جماعت، جنازے اور تدفین کے مسائل، اسلام اور احمدیت کی تاریخ، مسائل نماز، احمدی نوجوانوں کی اخلاقی ذمہ داریاں، نشہ آور اشیاء سے بچنے کے طریق، صحبت صالحین، مردوں اور عورتوں کے اختلاط کے بارے میں اسلامی تعلیمات وغیرہ۔ اس کے علاوہ اختلافی مسائل پر بھی لیکچر دئے گئے جن میں وفات عیسیٰؑ، ختم نبوت کے حقیقی معنی، صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور متعدد اعتراضات کے جوابات شامل تھے۔ اس کے علاوہ روزانہ مجالس عرفان بھی لگتی رہیں۔ تربیتی کلاس میں نماز سیکھنے اور یاد کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔

کلاس کے معاً بعد 28-29/دسمبر 2022ء کو مجلس خدام الاحمدیہ فلپائن کو اپنے چوتھے نیشنل اجتماع کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اجتماع میں متعدد تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اطفال الاحمدیہ کے تعلیمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، حفظ قرآن و احادیث و ادعیہ، اذان اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ خدام الاحمدیہ کے تعلیمی مقابلہ جات میں ان مقابلوں کے علاوہ فی البدیہہ تقریر اور ترسّل کا مقابلہ ہوا۔ ترسّل مقامی زبان میں خود سے حمدیہ و نعتیہ نظم لکھنے اور پڑھنے کا طریق ہے۔ ورزشی مقابلہ جات میں اطفال نے سو میٹر دوڑ، تین ٹانگوں کی دوڑ، چمچ میں لیموں رکھ کر چلنا، رسہ کشی، رومال پکڑنا اور پنجہ لڑانے کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ خدام کے لئے باسکٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن، شطرنج اور رسہ کشی کے مقابلے رکھے گئے تھے۔

تربیتی کلاس اور اجتماع کی مجموعی حاضری 77 تھی جس میں 6 مجالس سے 63 خدام اور 14 اطفال شامل ہوئے۔ پروگرام کے دوران تقریباً تمام خدام و اطفال نے اجتماع گاہ میں قیام کیا اور اس کی بدولت بھی آپس میں دوستیاں اور بھائی چارہ پروان چڑھا۔ (بحوالہ https://www.alfazlonline.org/24/02/2023/79663/)

میری زندگی کے ایمان افروز واقعات

امۃ اللطیف زیروی

نوٹ: مکرمہ امۃ اللطیف زیروی نے اپنی وفات سے چند روز قبل اپنی یادداشتوں پر مشتمل اپنی آواز میں کچھ پیغامات ریکارڈ کر کے النور کے لیے بغرض اشاعت بھجوائے تھے۔ مرحومہ النور کا نیا شمارہ شائع ہونے پر ہمیشہ اپنی رائے، اچھی تجاویز اور دعاؤں کے ذریعہ سے حوصلہ افزائی کرتی تھیں۔ ادارہ ان کے اس بھرپور تعاون کے لیے تہِ دل سے مشکور اور ان کے لیے دعا گو ہے۔ آپ کے الفاظ میں آپ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات پیش ہیں۔

میں خدا کے فضل سے قادیان، انڈیا میں پیدا ہوئی ۔ میری زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے ۔ میں اپنی زندگی کے کچھ ایمان افروز حالات و واقعات آپ کے سامنے رکھوں گی۔

میں تین چار سال کی تھی کہ متحدہ ہندوستان میں پارٹیشن ہوگئی جس کے نتیجے میں ہم پاکستان آ گئے۔ لاہور میں ایک سال رہے اور پھر اس کے بعد ربوہ منتقل ہوگئے۔ اپنے امریکہ آنے سے پہلے کے حالات میں نے لکھے تھے جو اپریل 2012 ء میں روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ تاریخ تو یاد نہیں لیکن وہ جمعہ کے دن کی اخبار تھی۔ وہ حالات میری کتاب میں بھی جو امید ہے کہ جلد شائع ہو جائے گی شامل کیے گئے ہیں۔

میرا بچپن ربوہ میں گزرا اور پھر وہیں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد میں نے چھ سال تک لاہور میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ چار سال لاہور کالج برائے خواتین میں اور دو سال پنجاب یونیورسٹی میں۔ پھر شادی کے بعد میں لوئس وِل، امریکہ میں آ گئی اور یہاں تین سال تک قیام رہا۔ اس کے بعد ہم میاں بیوی واپس پاکستان گئے اور تین سال پشاور میں مقیم رہے۔ پشاور سے شیراز، ایران چلے گئے۔ وہاں چھ سال رہے۔ پھر شیراز سے واپس لوئس وِل، امریکہ اسی شہر میں آئے جہاں میں پہلے شادی کے بعد آئی تھی۔ ایک سال یہاں رہنے کے بعد ہم دو سال کے لیے سان ڈی اے گو، کیلیفورنیا چلے گئے۔ وہاں سے ایک سال کے لیے پھر Nashville, TN آئے اور پھر وہاں سے نیو جرسی آ گئے جہاں ہم اڑتیس سال تک مقیم رہے۔ حال ہی میں 2019 ء میں کورونا وباء کے انتہائی خطرناک حالات میں مصلحتاً ہمیں اپنے بیٹے مکرم ناصر زیروی کے پاس میری لینڈ آنا پڑا جہاں اب ہم تین سال سے مقیم ہیں۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ زندگی میں بہت مرتبہ ہجرت کرنی پڑی۔ پہلے انڈیا سے پاکستان ہجرت، پھر بغرض تعلیم عارضی طور پر مختلف جگہوں یعنی لاہور رہنا پڑا۔ شادی کے بعد اپنے میاں کی ملازمت کی وجہ سے مختلف جگہوں پر رہے۔ میرے میاں پی ایچ ڈی ڈاکٹر تھے اور ان کی پوسٹ ڈاکٹریٹ کی ملازمت میں کونٹریکٹ ہوتا تھا کہیں سال کا اور کہیں اس سے زیادہ کا۔ سوچیں کہ اس طرح اگر بار بار شفٹ ہونا پڑے اور مالی حالات بھی اچھے نہ ہوں، اس پر ہزاروں میل کا سفر کر کے دوسری جگہ جانا ہو تو کیا کیا مشکلات پیش آئی ہوں گی۔ اس پر مستزاد یہ کہ چھوٹے بچوں کا ساتھ ہو اور وہ بھی کسی مدد کے بغیر۔ تو ہم دونوں میاں بیوی کی زندگی اسی طرح کے حالات سے عبارت ہے۔ کریم صاحب کی زندگی تو شادی سے قبل بھی مشکل حالات میں ہی گزری۔ اس کا ذکر وہ اپنی کتاب میں کر چکے ہیں۔ ایسے مشکل اور دردناک حالات ہیں جنہیں پڑھ کر رونا آتا ہے۔

میں نے تعلیم حاصل کی، ملازمت بھی کی جس کی وجہ سے بہت لوگوں سے ملنا جلنا ہوُا جن کا تعلق مختلف مذاہب کے لوگوں سے تھا۔ ان میں کچھ لوگ اچھے بھی تھے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ نمبر 63 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚوَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الٰہی کتب کے ماننے والے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک اعمال بجا لائے ان سب کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے۔

کوئی معاشرہ، کوئی کمیونٹی بھی سو فیصد خالص نہیں ہوتی۔ صرف اپنے اوپر اچھائی کا لیبل لگا لینا درست بات نہیں۔ قرآن کریم کی تو یہ تعلیم نہیں ہے۔ جن لوگوں تک قرآن کی تعلیم ابھی پہنچی ہی نہیں یا اگر پہنچی تو ہے لیکن ابھی انہیں اس کی

سمجھ ہی نہیں آئی اور پھر بھی وہ ہر ممکن حد تک اپنے دین کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اچھے اعمال کی جزا پائیں گے ۔ سورۃ الحج میں بھی مذکور ہے کہ گرجاگھر اور دیگر عبادت گاہوں کی حفاظت کی جائے۔ ان مذاہب میں بھی خدا تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ خواہ یہودی ہوں یا عیسائی ہوں جو اپنے رسول کی صحیح تعلیم پر عمل کرتے ہیں وہ اچھا بدلہ پائیں گے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سارے عیسائی غلط ہیں یا سارے یہودی خراب ہیں۔ اسی بات سے متعلق میرے اپنے مشاہدات ہیں۔ میں اس کی مثالیں دوں گی کہ کیسے اللہ تعالیٰ اپنی صفات دکھاتا ہے۔

جب میں لاہور کالج میں پڑھ رہی تھی وہاں دو پارسی بہنیں ٹیچرز تھیں۔ ایک کا نام پریم مدھان تھا جو باٹنی پڑھاتی تھی۔ یہ مجھ سے عمر میں چھوٹی تھی۔ اور دوسری کا نام انیلا مدھان تھا جو زوآلوجی پڑھاتی تھی۔ یہ دونوں بہنیں اس انداز سے پڑھاتی تھیں کہ کلاس میں اسی وقت سارا سبق یاد ہو جاتا تھا۔ سٹوڈنٹس سے بہت پیار کرتی تھیں۔ اس پیار بھرے سلوک سے طلبہ بھی ان کے بہت گرویدہ تھے۔ سب کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ ہم کلاس کے اس سیکشن میں جائیں جس میں وہ پڑھاتی ہیں۔ انیلا سے ابھی بھی میرا فون پر رابطہ ہے۔ میں نے ان میں بہت سی خصوصیات دیکھی ہیں۔ حقوق اللہ کا حال تو محض اللہ ہی جانتا ہے۔ حقوق العباد کے حوالے سے بات کروں تو میرا مشاہدہ ہے کہ یہ بہنیں خدا ترس اعلیٰ اخلاق کی حامل تھیں۔

یہ چار بہنیں تھیں اور ان میں سے کسی کی بھی شادی نہیں ہوئی تھی۔ وہ کہتی تھیں کہ ہماری زندگی کا مقصد پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ میرا اُن کے گھر آنا جانا بھی تھا۔ انہوں نے اپنے گھر کی ملازمہ کا بیٹا اپنایا(Adopt) ہوُا تھا۔ اس سے بھی وہ بے انتہا پیار کرتی تھیں۔ اس کو پڑھایا لکھایا۔ ان کی ایک اور خوبی یہ بھی تھی کہ وہ صدقہ و خیرات بھی بہت کرتی تھیں۔ غریبوں کا خیال رکھتی تھیں۔ جب میں بی اے میں تھی تو انگریزی کی کتابیں بہت مہنگی ہوتی تھیں اور میں خرید نہیں سکتی تھی تو پریم نے لاہور کالج سے وہ کتابیں دو سال کے لئے اپنے نام پر ایشو کروا کے مجھے دی تھیں۔ اسی طرح ہر وقت ہر سٹوڈنٹ کے لیے ہر ممکن مدد کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں۔ میں نے بھی اپنا اچھا نمونہ پیش کیا۔ بحث و تکرار میں پڑے بغیر محض اپنے اچھے برتاؤ سے ان کو دکھا دیا کہ احمدی کیسے ہوتے ہیں۔

شادی کے بعد جب میں امریکہ آگئی تو یہاں سے سال میں ایک دو دفعہ کارڈز وغیرہ ضرور بھیجتی تھی۔ میں ان کے مطالعہ کے شوق کے بارے میں جانتی تھی اس لئے ایک پاکستان جانے والے کے ہاتھ انیلا کو کچھ کتابیں بھیجیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب The Gulf Crisis and New World Order اور کتاب A Man of God شامل تھیں۔ اس کے بعد جب میں 1993ء میں پاکستان گئی اور ان سے ملنے گئی تو وہ یہی کتاب پڑھ رہی تھیں۔ A Man of God جب مکمل کرلی تو مجھے لکھا کہ یہ تو بڑی دلچسپ کتاب ہے اور اس کو پڑھ کر پہلی دفعہ مجھے پتہ لگا ہے کہ احمدیت ہوتی کیا ہے۔ انہوں نے دوسری کتاب بھی پڑھ لی۔ پیغام پہنچانے اور تبلیغ کے بھی کئی طریقے ہوتے ہیں۔

پھر پتہ لگا کہ پریم کینسر میں مبتلا ہو کر وفات پاگئی ہیں۔ انیلا نے لکھا۔ امتل (وہ مجھے امتل کہتی تھیں) پریم فوت ہوگئی ہے اور اگر تمہارا ان کے لئے پھول بھجوانے کا ارادہ ہو تو ایسے کرنا کہ ان کی طرف سے خیرات کے لیے پیسے بھجوا دینا۔ پارسی بھی خیرات' چیریٹی پر یقین رکھتے ہیں۔ سچی بات ہے کہ میرے پاس اس وقت پیسے نہیں تھے۔ اب تو سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس وقت اتنی تنگی میں کیسے گزارا ہوتا تھا۔ کریم پوسٹ گریجوایٹ تھے مگر ابھی کوئی آمد نہیں تھی۔ کافی سال کے بعد جب میرے پاس کچھ رقم جمع ہوئی تو میں نے اپنے دیور کی بیٹی سعدیہ کو 'جو لاہور میں ایک سکول میں پڑھاتی ہے' بھیجی کہ وہ انیلا کو دے آئے کہ پریم کے لیے چیریٹی (Charity) میں دے دیں ۔ اب آگے سنیں کیا ہوُا۔ سعدیہ نے بتایا کہ جب میں گئی تو انیلا A Man of God کتاب نکال کر لے آئیں اور کہا دیکھو یہ امتل نے پریم کو بھیجی تھی ہم سب نے پڑھی ہے اور بڑی اچھی کتاب ہے۔ وہ چار بہنیں اور چار ہی بھائی تھے۔ دو بہنیں اب فوت ہوگئی ہیں۔ وہ سب اسی گھر میں اکٹھے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ بہر حال انہوں نے کہا کہ ہم سب نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ بہت اچھی ہے۔ نہایت محبت سے پیش آئیں۔ پھر انہوں نے سعدیہ سے فون نمبر لے کر مجھے شکریہ ادا کرنے کے لیے فون کیا۔ اس سے پہلے ہماری فون پر کبھی بات نہیں ہوتی تھی۔ پھر اور سنیں کچھ دن کے بعد خط آگیا اور ساتھ میں رسید جس پر میرا نام تھا۔

جب بھی میں ان کو فون کرتی ہوں وہ مجھ سے بہت محبت سے پیش آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ امتل تم کیوں اتنی بیمار ہوگئی ہو ابھی تو تمہاری اتنی عمر بھی نہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ جو ملازمہ کا بیٹا پالا تھا وہ کیسا ہے، کہنے لگیں کہ وہ پڑھ لکھ گیا ہے، شادی ہوگئی ہے اور وہ ہمارے پاس رہتا ہے۔ اور بہت پیار کرتا ہے ہر روز ملنے آتا ہے۔ اور پھر مزے کی بات کیا ہوئی۔ ہمارے بیٹے ناصر نے رسید دیکھی تو یہ وہی چیریٹی تھی جس سے اس نے جڑواں بچے گود لیے تھے۔ اور پھر ایک اور مزے کی بات یاد آئی کہ لندن میں جو سمپوزیم ہوتے ہیں اور جس میں جماعت ایوارڈ دیتی ہے اسی Charity یعنی SOS کو جماعت نے ایوارڈ دیا۔ مجھے اتنی حیرت ہوئی میں نے کہا کمال ہے۔ بہر

حال یہ ایک پارسی خاندان کا حسن اخلاق تھا جس سے میں بہت متاثر ہوئی۔ دنیا میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اور میں گواہ ہوں۔

میں نے کچھ سال پہلے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصنیف (الہام، عقل، علم اور سچائی) Revelation, Rationality, Knowledge & Truth بھیجی۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ امتل یہ اتنی بھاری کتاب ہے مجھ سے اٹھائی نہیں جاتی۔ پھر ان کا فون آیا کہ میں نے ختم کر لی ہے اب کیا پڑھوں؟ اب انہوں نے وہ کتاب اپنی لائبریری کے لیے رکھی ہوئی ہے۔ میرا بیٹا ناصر جب پاکستان گیا تو ان سے مل کر آیا۔ اب وہ کہتی ہیں کہ جب بھی کبھی تمہارا کوئی بچہ پاکستان آئے تو ضرور ملنے آئے۔ تو انہوں نے اس طرح کا پیار اور اپنائیت مجھے دی ہے۔

1960ء میں میٹرک کے بعد لاہور کالج برائے خواتین میں داخلہ ہؤا۔ ہوسٹل میں رہنا تھا مگر ہوسٹل ان دنوں مرمت اور تزئین و آرائش کے لئے بند تھا۔ میں شروع کے دو ماہ ڈاکٹر ریاض قدیر کے وسیع و عریض خوب صورت بنگلے میں رہی، وہ بڑے مشہور سرجن اور کنگ ایڈورڈ کالج کے ایڈمنسٹریٹر تھے، جب حضرت مصلح موعودؓ پر چاقو سے حملہ ہؤا تھا حضورؓ کو دیکھنے ربوہ آئے تھے۔ ربوہ کی لڑکی اتنے بڑے ڈاکٹر کے خوب صورت بنگلے میں کیسے پہنچ گئی اس کے پیچھے ایک دلچسپ کہانی ہے جو سالوں پہلے سے شروع ہوتی ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ جب میری امی امۃ الرشید شوکت سکول میں پانچویں کلاس میں تھیں وہ گورداسپور میں رہتے تھے۔ میری امی کی ایک سہیلی تھیں ان کا نام انور تھا اور ان کے ابا سکولوں کے انسپکٹر تھے۔ یہ پارٹیشن سے پہلے کی بات ہے۔ دونوں گھروں میں آنا جانا تھا۔ پانچویں کے بعد انور کے ابا کا ٹرانسفر کہیں اور ہو گیا۔ پھر پتہ نہیں لگا کہ وہ کہاں گئے۔ سہیلیاں بچھڑ گئیں۔ ایک طویل عرصے کے بعد ایک دفعہ میری خالہ مکرمہ امۃ المنان قمر جو ایف ایس سی کرنے لاہور کالج برائے خواتین گئی تھیں اپنے سٹاف ممبرز کی فوٹو میری امی کو دکھا رہی تھیں۔ امی نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ تو میرے بچپن کی سہیلی انور لگتی ہے۔ خالہ کو ان کا نام معلوم نہیں تھا کالج میں ان کو بیگم ریاض قدیر کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے پتہ کر کے بتایا کہ ان کا نام انور ہی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میری امی لاہور گئیں اور چوبر جی میں اپنے کسی جاننے والے کے گھر ٹھہریں باتوں باتوں میں ڈاکٹر ریاض قدیر اور ان کی بیگم انور کا ذکر آیا کہ وہ لاہور کالج میں انگلش کی پروفیسر ہیں۔ امی کی دلچسپی دیکھ کر وہ امی کو اسلامیہ پارک ان کے گھر لے گئیں۔ وہ لوگ حال ہی میں نئی سہ منزل عمارت میں شفٹ ہوئے تھے۔ دونوں مل کر بہت خوش ہوئیں انور نے بتایا جب وہ شفٹ ہو رہے تھے تو بچپن کی ایک تصویر نکلی جس میں ان کی سہیلی شوکت کی تصویر تھی اور انہوں نے سوچا تھا کہ اب شوکت پتہ نہیں کہاں ہو گی اور دیکھیں آج آپ آ گئی ہیں۔ زمانے کے بعد ملاقات ہوئی کہاں پانچویں کلاس کی کلاس فیلوز اور کہاں دونوں آٹھ آٹھ بچوں کی مائیں۔ اللہ کارساز ہے اتنے عرصہ کے بعد کیسے ملایا۔

جب میرا داخلہ لاہور کالج میں ہؤا میرے ابا جان مکرم ملک سیف الرحمٰن مجھے لاہور چھوڑنے آئے تو ہوسٹل کی بندش کی وجہ سے پریشانی ہوئی کوئی رشتہ دار بھی لاہور میں نہیں تھا۔ کچھ نہ سوجھی تو دعا کرتے ہوئے مشورے کے لئے بیگم انور ریاض قدیر کے گھر گئے۔ انہیں معلوم تھا کہ ہوسٹل میں ٹھہرنا مشکل ہے، بہت اصرار سے کہا کہ یہ میری سہیلی کی بیٹی ہے میرے پاس چھوڑ جائیں۔ ابا جان تو پریشان تھے مگر انہوں نے اتنا اصرار کیا کہ ابا جان مجھے ان کے پاس چھوڑ گئے۔

ان کا گھر بہت بڑا تھا پر سکون ایسا کہ جنت کا نمونہ تھا۔ چار بیٹے اور چار بیٹیاں الگ الگ کمروں میں رہتے تھے مجھے بھی ایک کمرہ مل گیا سب کے ساتھ باتھ روم تھے۔ وہ زمانہ مجھے بھولتا ہی نہیں ہے۔ کوئی بچوں کا شور شرابہ نہ تھا، آپس میں اتنا پیار اور محبت۔ سڑک کے پار ان کے بھائی جسٹس نذیر احمد محمود رہتے تھے ان کی اوپر تلے کی سات بیٹیاں تھیں۔ ماں اور بیٹیاں بہت پیاری طبیعتوں کی مالک تھیں۔ ان کے قریب ایک اور فیملی آئی۔ مظفر علی صاحب الیکٹریکل انجینئر تھے۔ ان کی بھی چار بیٹیاں تھیں اور دو چھوٹے بیٹے تھے۔ ان کی بڑی بیٹی شگفتہ میری کلاس میں داخل ہوئی۔ وہ کار میں کالج جاتی تھی میرا ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ اس سے پہلے ہماری مہربان خالہ انور مجھے اپنے ساتھ لے کر جاتی تھیں۔ وہ بھی بہت ہی پیار کرنے والے لوگ تھے۔ ہم پندرہ سولہ ہم عمر لڑکیاں مل کر خوب کھیلتیں۔ گھر سے دوری کی اداسی بھی دور ہو گئی میں اب تک سوچتی ہوں کہ میں کہاں سے دو کمروں کے گھر سے گئی تھی اور لاہور میں اللہ تعالیٰ اتنے بڑے گھر میں لے آیا کیسے پیار کرنے والے لوگ ملے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ کریمی کا ایسا جلوہ دکھایا اس کا اپنے بندوں سے کتنا پیارا سلوک ہے۔ میں بھی ان کے ساتھ اچھی طرح رہی۔ کوئی مذہبی تعصب نہیں تھا۔ بس اتنا ذکر ہوتا تھا کہ آپ لوگ کہتے ہو کہ مہدی ابھی نہیں آیا اور میں کہتی ہوں کہ میرا ایمان یہ ہے کہ مہدی آ چکا ہے، ربوہ کے ماحول میں رہتے ہوئے، پندرہ سولہ سال کی عمر میں مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ احمدیت پر کس قسم کے اعتراضات ہوتے ہیں۔ جب لاہور کالج میں میں گئی وہاں ہوسٹل کالج کے احاطہ کے اندر ہی تھا۔ اس میں سولڑکیاں تھیں میں اکیلی احمدی۔ کالج کے بعد وہ مجھے گھیر لیتی تھیں کہ یہ بات بتاؤ اور اس بات کا جواب دو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غلط باتیں بھی کرتی تھیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن باقی جو باتیں تھیں ان کے میں جواب دے دیتی تھی۔

اس کے بعد میں نے چار سال لاہور کالج برائے خواتین میں ہاسٹل میں رہ کر پڑھائی کی اور پھر دو سال پنجاب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔

ایک اور مزے کی بات کہ امی کی پانچویں جماعت کی ایک اور سہیلی شکنتلا سے بھی عرصے بعد ملاقات ہوگئی وہ اس طرح کہ امی قادیان دارالامان گئیں۔ امر تسر کے سٹیشن پر گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی اور ذہن میں شکنتلا کا خیال آیا اور سوچا کہ وہ پتہ نہیں کہاں ہوگی اور جب سامنے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے سیٹ پر شکنتلا بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس اچانک ملاقات پر بے حد خوشی ہوئی۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ اللہ کا کیا جلوہ تھا بچھڑے ہوؤں کو ملانے والا۔ اور یہ جلوہ ہم نے اپنی زندگی میں بار بار مشاہدہ کیا۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور وہ اپنی مختلف صفات کا جلوہ نَو بہ نَو دِکھاتا ہے، اپنے رزّاق ہونے کا، اپنے رحمٰن ہونے کا، اپنے رحیم ہونے کا، اپنے الشّافی ہونے کا، النصیر ہونے کا۔ یہ جلوے ہم دیکھتے رہتے ہیں۔

بہت سے ایسے ایمان افروز واقعات ہیں زندگی کے۔ جب میں ففتھ ایئر میں تھی تو ہمارے کمرے میں چھ لڑکیاں تھیں، دو بہنیں جو ملتان سے تھیں وہ شیعہ تھیں اور تین سنّی لڑکیاں تھیں۔ میں اکیلی احمدی تھی تعصب بالکل بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی طرز پر نماز پڑھتی تھیں، قرآن کریم پڑھتی تھیں اور روزے رکھتی تھیں۔ میں اپنے طرز پر عبادت کرتی تھیں۔ ہم زیادہ دعائیں سجدے میں کرتے ہیں تو وہ مجھ سے پوچھتی تھیں کہ امتل تمہارا سجدہ اتنا لمبا کیوں ہوتا ہے؟ تو میں انہیں جواب دیتی تھی کہ تم جو بعد میں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتی ہو میں سجدے میں مانگ لیتی ہوں۔ میں نے بتایا ہے کہ وہاں تعصب کوئی نہیں تھا، ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ میں صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو ایک ان میں سے جو سُنّی تھی، وہ پانی کا گلاس لے کر آگئی اور کہنے لگی امتل اس میں پھونک مار دو، میں نے کہا وہ کیوں، کہنے لگی ہم نماز پڑھ کر دعائیں کر کے پھونک مار کر پیتے ہیں۔ میں نے ہلکی سی پھونک مار دی اور اس نے پی لیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ یہاں کمرے میں دو سُنّی لڑکیاں بھی ہیں اور شیعہ بھی ہیں۔ یہ میرے پاس ہی کیوں لے کر آئی؟ کہنا یہ چاہتی ہوں کہ اس وقت تعصب کوئی نہیں تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت فضل تھا۔ چھ سال وہ بہت اچھے گزرے۔ چھوٹے موٹے واقعات ہوتے رہتے تھے لیکن اب تو حالات بہت بدل گئے ہیں۔

شادی کے بعد مجھے اپنے اہل خانہ کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے کا موقع ملا۔ بہت ہجرتیں کیں۔ وسیع مشاہدات ہوئے۔ قادیان سے ربوہ ' ربوہ سے لاہور ' پھر امریکہ تین سال رہ کر واپس پاکستان پھر ایران میں کچھ عرصہ شیراز میں رہے۔ امریکہ میں بھی مختلف شہروں میں رہے۔ ایک سال لوئس ول، دو سال سان ڈی اے گو، ایک سال Nashville پھر نیو جرسی، اب 38 سال کے بعد میری لینڈ میں ہمیں شفٹ ہونا پڑا۔ بہت زیادہ تجربات اور مشاہدات ہیں ان کو تحریر میں لانا بظاہر ممکن نظر نہیں آرہا لیکن کچھ واقعات ریکارڈ کرواتی ہوں۔ قریباً ہر مذہب و ملت کے لوگوں سے واسطہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے مشاہدات سے بھری ہوئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ جگہ جگہ سفروں میں مشکلات بھی آئیں۔ مشکلوں سے خدا تعالیٰ کا نکالنا اور پھر نئے شہر میں جاکر دوبارہ بسنا، یوں سمجھ لیں کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھے۔

جلسہ سالانہ کے بارے میں اپنے جذبات لکھتی ہوں۔ جس سال امریکہ کی جماعت کو قائم ہوئے ایک سو سال پورے ہوئے یعنی 2020ء میں امریکہ میں کورونا وباء کی وجہ سے جلسہ سالانہ منعقد نہیں کیا گیا۔

گزشتہ سال یعنی 2021ء میں ایک سو ایک سال پورے ہونے پر ہیرس برگ، امریکہ میں جلسہ منعقد ہونے کا اعلان ہوگیا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ مرکز یعنی میری لینڈ میں ایسا جلسہ ہو کہ سارے لوگ پوری دنیا میں اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے وہ جلسہ دیکھ رہے ہوں اور اس موقع پر پوری دنیا میں یہ پیغام پہنچ جائے۔ کورونا کی وجہ سے ایک جگہ تو اکٹھے نہیں ہوسکتے تھے اور جماعت اس قدر وسیع ہوگئی ہے ماشاء اللہ کہ ویسے بھی سب کا ایک جگہ پر جمع ہونا ناممکن تھا۔ لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ آج کل جو ہر جگہ زوم جیسی ٹیکنالوجی کی وجہ سے جلسے اجلاس ہو رہے ہیں۔ اس طریق پر تو جلسہ منعقد ہو سکتا ہے کہ بذریعہ زوم پوری دنیا میں وہ لوگ بھی جلسہ دیکھ لیں جو خود جلسہ پر آنہیں سکتے۔ میں نے یہ خواہش خط میں لکھوا کر حضورِ انور کی خدمت میں بھیج دی۔ حضور انور کا جواب آیا کہ آپ یہ تجویز امیر صاحب کو لکھیں۔

ہمارا جلسہ ہیرس برگ میں ہوتا ہے وہاں اتنی جگہ نہیں ہوتی کہ بہت بڑا وسیع جلسہ ہو سکے۔ اس میں حضورِ انور کا خطاب بھی نہیں تھا کہ کارروائی ایم ٹی اے پر دکھائی جاتی۔ میں بہت افسردہ ہوئی۔ میں بیمار ہوں آکسیجن بھی لگی ہوئی ہے اور میرے میاں بھی بیمار ہیں اس لیے ہم بھی جلسہ پر نہیں گئے تھے۔ دعا کر رہی تھی کہ اللہ ہمیں محروم نہ رکھے۔ اس کے بعد یہ ہوُا کہ دو ہفتے کے بعد ہی یوکے کا جلسہ ہوُا جو ایم ٹی اے پر دکھایا گیا۔ جلسہ شروع ہوُا۔ میری سکرین پر نظر پڑی تو میں نے کیا خوب نظارہ دیکھا کہ درمیان میں حضور انور کھڑے ہیں اور دونوں طرف مختلف ممالک کی مساجد دکھائی جارہی ہیں جس میں لوگ بیٹھے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اور یہ نظارے ادل بدل بھی ہو رہے ہیں۔ اس میں میں نے یوگنڈا بھی دیکھا، تنزانیہ بھی دیکھا، مالی بھی دیکھا، آئر لینڈ بھی دیکھا، اس طرح بیت الرحمٰن اور کینیڈا کی مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی دیکھے۔ اس کے علاوہ لوگ ٹویٹ کر کے بھی بتا رہے تھے کہ ہم بھی فلاں فلاں مقام پر

بیٹھے جلسہ دیکھ رہے ہیں۔ اور قریباً ان سب جگہوں سے کسی نہ کسی طرح ہمارا تعلق بھی ہے کہیں کوئی عزیز رشتہ دار رہتے ہیں اور کئی ممالک میں ہم گئے بھی ہوئے ہیں تو ان نظاروں کو دیکھ کر میں نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کیا۔ وہ کریم ہے کسی کو محروم نہیں رکھتا۔ مثال کے طور پر امریکہ میں تو ہمیں خود افتتاح دیکھنا نصیب ہوا، غانا میں کریم کی بھانجی رہتی ہیں وہ بھی وہاں کام کر رہی ہیں۔ دوسرے کریم نے غانا میں اپنی امی کے نام سے کہیں پر چھوٹی سی مسجد بھی بنوائی ہوئی ہے۔ اسی طرح کافی سالوں سے میں خدا کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے واٹر فار لائف کے لیے کام کر رہی ہوں۔ پہلا نلکا جو لگا تھا وہ غانا میں ہی لگا تھا۔ اس طرح کے تنزانیہ میں بھی لگے تھے جب میں نے کہا تھا کہ میری امی کی طرف سے چندہ دیں، مالی میں بھی چار لگے تھے۔ یوگنڈا میں ہمارے بیٹے نے ایک ہماری طرف سے اور ایک اپنی طرف سے کنواں لگوایا تھا۔ اتنی روحانی خوشی ہوئی کہ اللہ ان ملکوں سے اس طرح کا تعلق بھی تھا۔ کینیڈا سے بھی تھا، غانا سے بھی تھا۔ گیمبیا سے اس لیے تھا کہ ڈاکٹر امتیاز احمدیہ مسلم میڈیکل ایسو سی ایشن کے پریذیڈنٹ تھے اور کریم سیکرٹری تھے۔ ایک دفعہ یہ وہاں گئے تھے تو اس وقت گیمبیا، سیرالیون اور لائبیریا بھی گئے تھے۔ عجیب طور پر خواہش پوری ہوئی کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھے ہوئے دیکھے اور لوگ ٹویٹ بھی کر رہے تھے میں نے کہا الحمدللہ۔ اور دعا کی اور وہ دن جلد آئے گا کہ بہت بڑی عمارت ہو اور احمدیہ خلافت چارٹرڈ جہاز پر سوار ہو کر لوگ جلسہ میں آئیں۔ یعنی اتنے زیادہ لوگ آنے والے ہوں۔ اور یہ دن دُور نہیں۔

اور پھر اختتام ہفتہ پر قادیان کا جلسہ ہو رہا تھا اور حضور انور لندن سے خطاب فرمارہے تھے اسی دن ویسٹ کوسٹ امریکہ کا جلسہ ہو رہا تھا اور بیک وقت کئی مقامات اور مساجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو دکھایا جارہا تھا۔ اسی ہفتہ کے دن میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں نے کسی کام سے اپنی کزن کو فون کیا اس نے بتایا کہ ویسٹ کوسٹ کے جلسہ میں اس کا بیٹا جمیل قطر سے آرہا ہے تقریر کرنے کے لئے اب تو میرا شوق بڑھا اور میں ایم ٹی اے لگا کر بیٹھ گئی۔ میرے بھائی اور بھابھی جلسے میں پہنچے ہوئے تھے بہت بڑا ٹی وی دیوار پر لگایا ہوا ہے یوٹیوب کے ذریعہ ٹی وی سکرین پر جلسہ آرہا تھا۔ وہ اتنا خوبصورت نظارہ تھا، سامنے سٹیج پر انی معک یا مسرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام لکھا تھا اور یہ الہام مجھے پہلی دفعہ اس وقت پتہ لگا جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فوت ہوئے۔ کریم تو لندن چلے گئے۔ میں اس وقت نیوجرسی میں تھی لیکن میری خواہش تھی کہ میں ان کی نماز جنازہ غائب مسجد بیت الرحمٰن میں پڑھوں۔ وہاں پر مربی سلسلہ، مکرم مختار احمد چیمہ نے اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا تھا۔ تو یہ کل جو ویسٹ کوسٹ کا جلسہ تھا، اس کا سہ پہر کا سیشن تھا جس کی صدارت نائب امیر صاحب، مکرم نسیم رحمت اللہ کر رہے تھے، انہوں نے کیمل کلر کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ کریم نے ان کے ساتھ مل کر بہت کام کیا ہوا ہے۔ تینوں تقاریر بہت اچھی تھیں اور پھر عثمان جمیل نے تقریر کی۔ وہ بچہ ہمارے سامنے پیدا ہوا بڑا ہوا۔ اس بات کی خوشی اور ہی ہوتی ہے اللہ نے اسے دیکھو کتنا نوازا۔ بہت قابل ہے۔ وہ قطر سے آیا تقریر کرنے کے لیے۔ ایک اور مزے کی بات کہ میرا بھائی مجیب اس کی بھی اتنی مرتبہ کلوز اپ تصویر ٹی وی پر دیکھی کہ ایسے لگا کہ ادھر میں بیٹھی ہوں اور میرے روبرو وہ بیٹھا ہوا ہے۔ ایک نہیں کتنی ہی دفعہ۔ اللہ میاں نے شاندار انتظامات عطا فرمائے ہیں۔ میں نے چند تصاویر بھی اپنے کیمرے سے لیں۔ اوراسی طرح وہ پورا سیشن دیکھا۔

آج صبح جو خطاب جلسہ قادیان کے حسین نظارے دیکھے ہیں۔ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ قادیان کے خوبصورت نظارے۔ خدا کے فضل سے میری پیدائش قادیان کی ہے، اس کے بعد بھی ایک مرتبہ اللہ میاں مجھے وہاں لے گیا لیکن اب تو قادیان بقعۂ نور تھا۔ ایک ایک نظارہ اتنا حسین اور ہم گھر بیٹھے دیکھ رہے ہیں۔ حسن کا ایک جلوہ تھا۔ ادھر لندن سے حضور خطاب فرمارہے تھے۔ سکرین پر اسلام آباد کا منظر نظر آرہا تھا، قادیان کا منظر تھا اور بیک وقت ٹی وی پر چھ افریقن ممالک دکھائے جارہے تھے۔ ایک ساتھ میں یہ سب دیکھ رہی تھی اور میں بڑی سی سکرین کے سامنے بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ میں بیٹھی ہوں اور میرے عین سامنے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ادھر قادیان بھی نظر آرہا تھا۔ اور پھر جب دعا کے لیے Close up کیا تو پوری سکرین پر حضور انور تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، اتنا قریب رُوبرو جلوہ تھا حضور کو دیکھنے کا حضور کی دائیں آنکھ کے نیچے تِل ہے وہ بھی نظر آرہا تھا۔ خدا کی عجیب شان ہے، عظیم الشان عطا ہے وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ کے علاوہ وَلِلّٰہِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ق فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ۔ اس کا جلوہ اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا۔ یہ نہیں کہ ایک طرف رُخ کرو گے تو وہی ہے جس طرف رُخ کرو گے وہی ہے۔ کورونا کے آغاز میں ایک وقت آیا تھا کہ ایک دفعہ تو حضور انور نے گھر سے خطاب فرمایا تھا اور ایک دفعہ اکیلے مسجد میں کھڑے تھے اور جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اس وقت مسجد تو خالی تھی لیکن دنیا میں جگہ جگہ لوگ ایم ٹی اے کی نعمت کے ذریعہ سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ اور سوائے ہمارے خلیفہ کے اور کسی کے پاس یہ چیز نہیں تھی۔ لیکن اب یہ جو جلسہ ہوا ہے وَلِلّٰہِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ق فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ۔ وہ اللہ میاں نے نظارہ دکھا دیا۔ اب خلیفۂ وقت ایک جگہ سے خطاب فرمارہے ہیں اور ہر ایک کو ایسا محسوس ہوتا

ہے کہ وہ میرے گھر میں ہی ہیں۔ جنگل میں بھی کوئی ہے تو وہاں بھی بیٹھا دیکھ رہا ہے۔ کیا کمال ہے۔ ایک شخصیت جس کو میں اپنے گھر میں میری لینڈ میں بیٹھی اتنے قریب سے دیکھ رہی ہوں۔ زوم کی ٹیکنالوجی نے تو ہمارے لیے ایک جلوہ دکھادیا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ لوگوں کے لیے زوم ایک حیران کُن چیز ہے اور ہمارے لیے یہ اللہ جلّ شانہ کی طرف سے حیرت انگیز فضلوں کا سلسلہ ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں دیکھا جارہا ہے۔ زوم کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے آفس میں آرام سے بیٹھے ہیں، کبھی جرمنی میں پہنچ رہے ہیں، کبھی اٹلی میں پہنچ رہے ہیں۔ یہ کیا کمال ہے نہ ہمارا خرچ ہؤا نہ ہمیں سفر کی زحمت اٹھانی پڑی اور ہر جلسے میں شامل ہوگئے۔ ابھی دنیا کو پتہ ہی نہیں کہ ایم ٹی اے پر اللہ تعالیٰ نے کیا کیا جلوہ دکھایا ہے۔ احمدیوں کی اکثریت بھی اگر جمعہ باقاعدہ سنیں تو بڑی بات ہے۔ چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اتنے خوبصورت پروگرام ہوتے ہیں کسی نے تبصرہ کیا ہؤا تھا کہ جو ایم ٹی اے ہے وہ ٹی وی نہیں بلکہ دانشکدہ ہے۔ اور یہ حقیقت میں دانشکدہ بن گیا ہے۔ صرف دنیا کو روشناس کرانے کی دیر ہے۔ بچوں کو میڈیا کے بد اثرات سے بچایا جاسکتا ہے۔ جب تک میڈیا میں پھیلی برائی کو ختم نہ کیا گیا شیطانی پروگراموں کو Delete نہ کروایا گیا، دنیا تباہی سے نہیں بچ سکتی۔ اولادیں ضائع ہورہی ہیں۔ کیا بڑے اور کیا چھوٹے اس کے اثر سے ضائع ہورہے ہیں They are hooked. بری طرح سے شیطانی باتوں کی طرف راغب ہورہے ہیں۔ اس لیے جتنی جلدی ہو ایسے پروگرام جڑ سے ختم ہونے چاہئیں۔ مخالفین ہمارے پروگرام Delete کرتے ہیں حالانکہ ایسے شیطانی پروگرام اور مواد ختم ہونا چاہیئے۔ ایسا جس دن ہوگا دنیا امن میں آجائے گی۔ اس دن کے لیے دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنا جلوہ ہر طرف دکھا رہا ہے۔ کیا افریقہ اور کیا دوسری جگہیں، صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کریم نے جہاں مسجد بنائی وہ چھوٹی سی کوئی جگہ ہے جہاں ٹی وی بھی نہیں تھا اور اب وہاں پر بھی ٹی وی لگا ہؤا ہے۔ وہ لوگ تو جذبات سے رو پڑتے ہیں کہ ہم نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی اپنے خلیفہ کی شکل دیکھیں گے اور آج ہمارے آقا ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ایجادات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں۔ جب ربوہ میں گئے تو وہاں نہ بجلی نہ پانی۔ تے ہن جدوں اگلے جہان دا وقت آیا تے ہر نعمت اللہ تعالیٰ نے جیہڑا قرآن کریم وچ ذکر کیتا اے او دکھادِتّی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ یہ ایجادات ہیں۔ یہاں بعض گھر ایسے ہیں چاروں طرف شیشے کی کھڑکیاں ہیں اور سامنے درخت ہیں وَاِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ کا نظارہ لگتا ہے۔ اللہ کرے کہ خدا تعالیٰ سے یہ محبت بڑھتی رہے تاکہ شیطان کا غلبہ اس دنیا سے ختم ہو۔

صرف میڈیا پر سے گندے پروگرام ختم کردیں۔ اچھے پروگرام تو پہلے سے ہی مہیا ہیں۔ احمدی بچوں کے لئے زوم کے ذریعہ اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہوسکتا ہے زوم سے کلاسیں شروع کریں بڑے بڑے تعلیم یافتہ تربیت یافتہ احمدی ہیں۔ دنیا بھر میں گھر بیٹھے بچوں کو پڑھاسکتے ہیں۔ تاکہ بچے اپنے گھروں کے پاکیزہ ماحول میں پڑھیں۔ اس میں کوئی خاص پیسہ بھی نہیں لگتا۔ ان کلاسز میں بچوں کو ہر قسم کی او لیول اور اے لیول کی تیاری کروائی جاسکتی ہے۔ صرف ایک اچھی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اور لوگ ایسے سکولوں میں داخلہ کے لیے ترسیں گے۔

زندگی جو ہے وہ یہ نہیں ہے کہ پھولوں کی سیج ہے، بلکہ زندگی تو آزمائشوں اور ابتلاؤں سے بھری ہوتی ہے۔ اور جب یہ امتحان آتے ہیں تو بعض اتنے شدید ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں واقعی ہلا دیتے ہیں اور یہ حال ہوجاتا ہے کہ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ۔ ان حالات میں سے جب خدا تعالیٰ نکالتا ہے اور جس طرح نکالتا ہے تو سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ کیسے ہوگیا لیکن جب خدا تعالیٰ ان تکالیف سے نکالتا ہے تو دل پکار پکار کر یہ کہتا ہے کہ اس کائنات کا ایک زندہ خدا ہے۔ وہ ایسے کڑی ملاتا ہے۔ جب کام ہورہے ہوتے ہیں تو کڑیاں ساری خدا تعالیٰ ملاتا ہے۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ہم جتنا مرضی زور لگالیں اگر خدا کا اذن نہ ہو تو وہ کام نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور بس اس کام کی ایک فارمیلیٹی باقی ہے اور وہ کام اچانک وہیں ختم ہوجاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ذکر ہے کہ جب کھیتی بڑی ہوتی ہے تو مالک کو لگتا ہے کہ اب یہ پھل دے گی تو ایسا طوفان آتا ہے کہ سب ختم ہوجاتا ہے۔ اس طرح کے نظارے بھی اللہ تعالیٰ نے دکھائے ہیں اور اس طرح کے بھی دکھائے ہیں کہ ابھی کچھ بھی نہیں اور ایک دم اتنا مل جائے کہ سوچ میں نہیں آتا کہ کیسے یہ سارا کچھ ہوگیا۔ وہ اپنی نت نئی شان ہر روز دکھاتا ہے۔ الحمدللہ۔

گناہ گاروں کے دردِ دل کی بس اِک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضرِ رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے

ہر اِک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دِیں کا بد خواہ کانپتا ہے

(از کلامِ محمود)

جماعت ڈیٹرائٹ کی ماہ جنوری 2023 کی سرگرمیوں کی رپورٹ

ڈیٹرائٹ جماعت میں جنوری کا مہینہ جماعتی سرگرمیوں کے لحاظ سے کافی مصروف رہا، الحمدللہ۔ سال کا آغاز مسجد محمود میں اجتماعی نماز تہجد سے ہؤا۔ چار جنوری کو مسجد محمود میں مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہؤا جس میں مختلف انتظامی امور پر بات چیت کے علاوہ علاقے کی سرگرمیوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور گزشتہ سال کی جماعتی کارکردگی سے مطلع فرمایا۔ الحمدللہ ڈیٹرائٹ جماعت کو امریکہ بھر میں وقف جدید کی ادائیگی میں چوتھے نمبر پر آنے کا اعزاز حاصل ہؤا۔ یہ امر ڈیٹرائٹ جماعت کے سیکرٹری وقف جدید مکرم فہیم رانا صاحب اور ان کی ٹیم جنہوں نے وعدہ جات کی وصولی میں نہایت دلجوئی سے کام کیا، اور اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے تمام شاملین کے ذریعہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

بائیس جنوری کو جماعت میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کی تقریب منعقد کی گئی جس میں ذاتی تعلقات اور سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر کئی دن مہم چلا کر غیر مسلم اور غیر احمدی مسلمان حضرات کو مدعو کیا گیا۔ اس دن برف باری کے باوجود عمومی حاضری الحمدللہ اچھی رہی۔ تین سو کے لگ بھگ مہمانوں میں 50 سے زائد زیرِ تبلیغ مہمان تھے۔ مکرم طیب رضوان صاحب کی قیادت میں ضیافت ٹیم کی انتھک محنت ان لذیذ کھانوں سے خوب ظاہر تھی جس سے تمام مہمان محظوظ ہوئے۔

اس پروگرام کی تیاری میں، مہمانوں کو مدعو کرنے، ہال کو تیار کرنے اور سمیٹنے، کھانے کی تیاری، صفائی، تقاریر وغیرہ جیسے متعدد کاموں میں ڈیٹرائٹ جماعت کی تمام تنظیموں بشمول خدام، لجنہ، انصار، حتٰی کہ ناصرات اور اطفال نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پروگرام کے دوران ڈیٹرائٹ جماعت کے ممبران نے جنہیں دوران تقریب موقع ملا ٹوئیٹر پر چلنے والی اس وسیع تر کوشش میں بھی حصہ لیا جس کے ذریعہ WhoIsMohammad# اور MasjidMahmood# کو ٹرینڈ کیا گیا، یعنی ٹوئیٹر کے صارفین کے سامنے مقبولیت میں سرفہرست کر دیا گیا، الحمدللہ۔

پروگرام میں شرکت کرنے والے غیر از جماعت مہمانوں سے ان کے تاثرات پوچھے گئے۔ کیٹن ووڈز (Keaton Woods) صاحب نے کہا، "میں نے اس پروگرام میں محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں سیکھا۔ یہاں کا ماحول، اور سب لوگ بہت مہمان نواز تھے۔" ایک اور مہمان میسن ووڈز (Mason Woods) نے بتایا کہ انہوں نے امام صاحب کی تقریر سے یہ سیکھا کہ وہ بار بار یہی بتا رہے تھے کہ محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کس قسم کے انسان تھے اور یہ ان کے اخلاق تھے جس کے ذریعے انہوں نے سب کے دل جیت لیے۔ "میرین ٹیٹ (Marion Tate) صاحبہ نے کہا کہ، "مجھے وہ امن کا پیغام بہت پسند آیا جس کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے عمل سے پرچار کرتے تھے اور اس سے ہمیں بہت سی نئی باتوں سے آگاہی ہوئی۔ یہاں پر ہونے والی مہمان نوازی کا شکریہ۔ مجھے یہاں آکر ہمیشہ ملنسار رویّہ ہی ملا ہے۔ ریورنڈ سٹینلے المن (Reverend Stanely Ulman) نے کہا کہ میں رسول (ﷺ) کے رویے سے متاثر ہؤا جس سے وہ مردوں اور عورتوں سے پیش آتے تھے۔ میں ان کی اس رحمدلی سے متاثر ہؤا جو وہ اپنے دشمنوں سے روا رکھتے تھے۔ یقیناً یہ رسول (ﷺ) کے بارے میں ایک بالکل مختلف تاثر تھا جو میرے لیے ایک نئی بات تھی۔" ایک اور مہمان، ڈاکٹر تانمے سوادیا (Dr. Tanmay Swadia) نے کہا کہ، "میں نے آج کے پروگرام سے بہت کچھ سیکھا۔ میں نے سیکھا کہ یہ تمام پروگرام کس طرح مختلف افراد کو یکجا کئے ہوئے تھا۔ تعلیمات بہت ہی خوب تھیں۔ مجھے یہ بات بہت ہی پسند آئی کہ لوگ سوالات کرنے کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔ میں گھبرا رہا تھا کہ یہ نہ لگے کہ میں کچھ نہیں جانتا اور بالکل لاعلم ہوں، مگر لوگ بہت مہمان نواز تھے اور بہت خندہ پیشانی سے سوالات کے جواب دے رہے تھے، اور ہر کوئی کھل کر بات کر رہا تھا۔"

اس کے علاوہ شعبۂ تربیت کے تحت ہم نے ویسٹ بلوم فیلڈ اور فارمنگٹن کے حلقہ جات میں دو نئے صلوٰۃ سنٹر کا انعقاد کیا۔ اس طرح اب الحمدللہ این آربر اور ٹولیڈو کے حلقوں کو ملا کر چار صلوٰۃ سنٹر باقاعدہ جاری ہیں جہاں اب ممبران جماعت جو مسجد سے دور رہتے ہیں بآسانی نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم علی عبد اللہ ہلبی صاحب کا کہنا ہے کہ خدام کی سرگرمیوں میں سرفہرست جمعرات کو ہونے والی نماز اور برادرانہ (Salaat & Brotherhood) نشستیں ہیں جن میں مقامی مربّی صاحب بھی بطور رہنمائی شرکت کرتے ہیں اور خدام کے اسلام احمدیت اور دیگر موضوعات پر مبنی سوالات کے جواب دیتے ہیں۔ خدام کے والدین کو چاہیئے کہ کوشش کر کے اپنے بیٹوں کو ان ہفتہ وار نشستوں میں بھیجا کریں۔

زعیم صاحب انصاراللہ مکرم محمود قریشی کی رپورٹ کے مطابق بفضل اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ ڈیٹرائٹ کو تیسری بار علم انعامی حاصل کرنے کا اعزاز نصیب ہوا ہے۔ الحمدللہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ سعدیہ نورین نے مطلع کیا ہے کہ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے جمعہ کی شام مسجد محمود میں باقاعدہ بہنوں کے باہمی تعلق کو فروغ دینے کے لیے Sisterhood نام سے ہفتہ وار پروگرام شروع کر دیئے ہیں جہاں ممبرات کو باجماعت نماز میں شمولیت، کھیل و تفریح، کھانے پینے اور ایک دوسرے سے بات چیت کا موقع ملتا ہے۔ ان نشستوں میں مزید دلچسپی کے کئی پروگرام شامل کیے جائیں گے جس میں محفل سوال وجواب اور بعض وڈیو پروگرام بھی شامل ہوں گے، ان شاءاللہ۔

مربی فاران ربانی صاحب نے پیر، منگل، بدھ کو جاری اپنی ہفتہ وار ترجمۃ القرآن و تفسیر کی کلاسوں کے علاوہ نو تبلیغی وڈیو تیار کیں جنہیں یوٹیوب اور سوشل میڈیا کے دیگر پلیٹ فارمز پر شائع کیا گیا۔ ممبران کو چاہیئے کہ وہ یہ تمام مواد اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور تبلیغی تعلق پر مبنی افراد سے شیئر کریں۔ نیز کئی زیرِ تبلیغ احباب کے ساتھ انفرادی نشستیں بھی ہوئیں۔

کارکردگی کی اس رپورٹ کو وڈیو کی شکل میں ریکارڈ کر کے جماعت ڈیٹرائٹ کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ڈال دیا گیا ہے۔ وڈیو کے اختتام پر ڈیٹرائٹ جماعت کے صدر مکرم مقبول طاہر نے جماعت کے ممبران کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ سیرت النبیؐ کو کامیاب کرنے میں حصہ لیا، اور ساتھ ہی ممبران کو عشرہ صلوٰۃ شروع ہونے کی یاددہانی کرائی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ کے چند مناظر

مربیٔ سلسلہ مکرم فاران ربّانی، جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے

نومبائع مائیکل کارپنٹر قرآن کریم کی آیات کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کرتے ہوئے

مہمانانِ کرام اور احبابِ جماعت

صدر جماعت مکرم مقبول طاہر مہمانان کرام کو جلسہ پر خوش آمدید کہتے ہوئے

جلسہ سیرت النبی ﷺ، جماعت آسٹن ٹیکساس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت آسٹن، ٹیکساس میں 29 جنوری 2023ء کو بھرپور عقیدت و احترام سے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے مسجد کی صفائی ستھرائی کا خاص انتظام کیا اور مسجد کی عمارت کے مختلف حصوں کو پھولوں، قمقموں اور غباروں سے سجایا۔ قرآن کریم کی آیاتِ مبارکہ اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کے اسمِ مبارک کو خوبصورتی سے تحریر کرکے دیوار پر سجایا گیا۔ افرادِ جماعت کی ایک کثیر تعداد نے اس پُررونق اور پُروقار جلسہ میں شرکت کی اور تمام کارروائی کو توجہ سے سنا۔ جلسہ کی مختصر رپورٹ اور جھلکیاں پیش ہیں:

تلاوت قرآن کریم، سورۃ الفتح آیات 29-30

نظم، منتخب اشعار از درثمین، اسلام اور آنحضرت ﷺ سے عشق۔

موضوعات تقاریر: اسوۂ حسنہ، آنحضرت ﷺ کا اہلِ خانہ سے حسنِ سلوک۔

قصیدہ از ناصرات: یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا۔

کوئز برائے اطفال اور ناصرات: آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسنِ سلوک۔

آخر پر مربی صاحب نے The Hero Code کے عنوان سے آنحضرت ﷺ کے مبارک اسوہ پر روشنی ڈالی۔

بے شمار درود و سلام آنحضرت ﷺ کی ذاتِ مبارک پر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

حاضرینِ جلسہ

جلسہ مصلح موعود

26 فروری 2023ء کو جماعت آسٹن میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

تلاوت اور نظم کے بعد ایک طفل نے پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ ایک ناصرہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی 'نونہالانِ جماعت کو نصیحت' کے موضوع پر مضمون پیش کیا۔ ایک خادم نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چند پہلو کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر صاحب کی تقریر کا عنوان تھا، دیارِ محبوبؐ سے نامۂ محمود، جس میں آپ نے تاریخی حقائق بیان کرتے ہوئے آپؓ کے سفر حج کی تفصیلات بیان کیں۔ آخر پر مکرم مربی صاحب نے Hadrat Musleh Maud[ra]-A Universe of Wisdom کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپؓ کی عہد ساز شخصیت پر روشنی ڈالی۔

اسی دن جلسہ کے آخر پر ایک طفل مکرم فہیم احمد ابن مکرم سعد طارق کی تقریب آمین ہوئی جنہیں گزشتہ سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ بچے کو یہ اعزاز مبارک کرے اور مثمرِ باثمرات بنائے۔ اسی دن مکرم فہیم احمد کی بہن مکرمہ فاطمہ کا عقیقہ تھا۔ اس موقع پر کھانے کا انتظام ان بچوں کے والدین کی طرف سے کیا گیا تھا، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تقریبِ آمین

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم عبد الباسط خان: نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم باسط خان 4 / مارچ 2023ء کو بروز ہفتہ صبح کے وقت بعمر 61 سال وفات پا گئے ہیں۔ انّاللّٰہ وانّا الیہ رٰجعون۔

مرحوم گزشتہ ایک برس سے دماغ کے کینسر Glioblastoma میں مبتلا تھے جس کا انہوں نے بہت ہمت سے مقابلہ کیا۔

مرحوم دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ تک بالٹی مور، میری لینڈ جماعت کے ایک مخلص اور فعال ممبر تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے اپنے چاروں بچوں کو وقفِ نَو کی سکیم میں شامل کیا۔ آپ کو بالٹی مور جماعت، مجلس انصاراللہ، امریکہ اور جماعت امریکہ کی کئی حیثیتوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ مقامی سطح پر آپ سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ بطور زعیم مجلس انصاراللہ بالٹی مور آپ کی محنت رنگ لائی اور مجلس کو علمِ انعامی سے نوازا گیا۔ نیشنل سطح پر آپ کو بطور نائب قائد عمومی، نائب قائد مال اور معاون صدر کام کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ کی دیگر خدمات میں پہلی طاہر اکیڈیمی کا قیام، ریجنل وقفِ نَو اجتماع کے انتظامات، نیشنل K-8 Math چیلنج کی ترتیب اور سٹیج جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش شامل ہے۔ اس وقت آپ بالٹی مور جماعت کے نائب صدر تھے۔

مارچ 2022ء میں کینسر کی تشخیص سے پہلے آپ نے جماعت کی خدمت کا ایک اور انداز اپنایا اور ایک mentor کی طرح جماعت میں ہر چھوٹے بڑے کی راہنمائی کرتے رہے۔ جماعت کے ہر بچے کی تعلیم اور کامیابیوں میں ذاتی دلچسپی لیتے۔ نوجوانوں اور مہاجرین کی ملازمت کے حصول میں مددگار تھے جس کی وجہ سے آپ سب میں ہر دلعزیز تھے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی خدمت میں صرف کیا۔ اور ہر لمحہ آپ کو اللہ کی ذات اور اس کی مرضی پر کامل بھروسہ تھا۔

مرحوم نے اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الشکور کے علاوہ تین بچے مکرم عدیل، مکرمہ عائشہ، مکرمہ Tirzah ، مکرم سہیل یادگار چھوڑے ہیں نیز ان کے پسماندگان میں ان کی والدہ مکرمہ ناصرہ بیگم، ان کے بھائی مکرم داؤد خان (بفیلو، نیویارک)، بہن مکرمہ رفعت باسط (پیس وِلیج) اور بہن مکرمہ بشریٰ یحیٰ خان (لاہور، پاکستان) شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم باسط خان مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مکرمہ کشور حمید:

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ کشور حمید اہلیہ مکرم حمید احمد تبسم مرحوم 3 فروری 2023ء بروز جمعہ رات پونے بارہ بجے بوجہ کینسر پنسلوینیا، امریکہ کے ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانّا الیہ رٰجعون۔

مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ 5 فروری بروز اتوار مسجد ہادی حلقہ ہیرس برگ پنسلوینیا، امریکہ میں مولانا دانیال قریشی مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کی کئی ریاستوں سے عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ 7 فروری بروز منگل مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرمی مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے تین بیٹے مکرم شریف احمد آف جرمنی، مکرم شکیل احمد آف امریکہ اور مکرم نوید احمد آف کینیڈا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ نہایت مخلص احمدی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ والد محترم اللہ دتا صاحب ساٹھ سال کر تو جماعت ضلع شیخوپورہ کے سیکرٹری مال رہے اور سینکڑوں عزیزوں کو حلقہ بگوش احمدیت کیا۔ آپ اپنے علاقہ کے ابتدائی احمدی تھے۔ مرحومہ خود بھی بہت مخلص فدائی سلسلہ تھیں۔ پنج وقتہ نمازوں اور چندے کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ جب بھی کوئی اپنی مشکلات، مصیبت، امتحان یا ناموافق حالات کا ذکر کرتا تو ایک ہی بات کہتیں کہ پہلے حضور انور کو دعا کے لیے خط لکھیں باقی سب باتیں بعد میں ہوں گی۔

بارہ سال قبل ان کے خاوند فوت ہو گئے تھے۔ بیوگی کا دور اور بیماری کا زمانہ بہت ہمت، حوصلے اور صبر سے گزارا۔ 12 / جنوری 2023ء کو مڈگاسکر سے امریکہ بطور ریفیوجی بیماری کی حالت میں ہی آئیں ان کو ایئر پورٹ سے سیدھے ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں وہ بائیس دن تک بیماری سے نبرد آزما ہیں اور آخر اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئیں۔

تمام احباب سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ عبد الکریم قدسی حلقہ فیڈریکس برگ، امریکہ

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکات الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂِ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂِ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعت ہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
8-7 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو 2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار (Webinar)
20-10 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
15-13 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈر شپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
10-1 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
5-4 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-11 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
19-17 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یومِ مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
5-4 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5-4 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
12-10 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
20-10 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام، ملاقات و تعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12مارچ،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مارچ، جمعہ تااتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم لجنہ اماءاللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
18مارچ،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
18مارچ،ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
23مارچ تا20 / اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ،اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10 / اپریل، ہفتہ تا پیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 / اپریل، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 / اپریل، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل، جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
6-7 مئی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و ذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14 مئی، ہفتہ تااتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصاراللہ	لوکل، ریجنل
14 مئی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18-21 مئی، جمعرات تااتوار	دورہ جامعہ کینیڈا، والدین اطفال وخدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / کینیڈا
19-21 مئی، جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماعات اطفال وخدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل / ریجنل
20 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
20-21 مئی، ہفتہ، اتوار	مجلس انصاراللہ فیملی ڈے	مجلس انصاراللہ	لوکل
28 مئی، اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
29 مئی، پیر	میموریل ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10 جون، جمعرات تاہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 جون، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 جون، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
11 جون، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-18 جون، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18 جون، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
19-22 جون، پیر تا جمعرات	وقفِ نَو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
23-25 جون، جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
24 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
28 جون، بدھ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
30 جون تا 9 جولائی، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
1-2 جولائی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 جولائی، منگل	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
8-14 جولائی، ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
8-9 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
9 جولائی، اتوار	طاہر اکیڈیمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14-16 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ، پنسلوینیا
22-23 جولائی، ہفتہ، اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
28-30 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی، ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
1-10/ اگست، منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6/ اگست، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
12-13/ اگست، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13/ اگست، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17-22/ اگست، جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر 15 تا 18 سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
19/ اگست، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
25-27/ اگست، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
26/ اگست، جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈیمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
2-3 ستمبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-4 ستمبر، ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
9-10 ستمبر، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
16 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 ستمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
17 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 ستمبر، جمعہ تا اتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصار اللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8 / اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
9 / اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 / اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماءاللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِونگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2۔3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل